صنا بما فی العہد الاول انہم کانوا اذلاء مقہورین تحت ایدینا فکان فی تقریبہم منا تقریبہم الی الاسلام والاٰن فقد انعکس الامر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وقد کانت نساء فی عہد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یحضرن لیلا ونہارا الجماعات ونہی عن اتیانہ مع قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ وکم من حکم یختلف باختلاف الزمان بل والمکان کما تشہد بہ فروع جمۃ فی کتب الائمۃ ہذا ما عندی وبہ افتیت مرارا واللہ تعالٰی علیہ معتمدی والیہ مستندی واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۸ از کانپور محلہ بوچڑ خانہ مسجد رنگیان مرسلہ مولوی عبدالرحمن جشانی طالب علم مدرسہ فیض عام ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ

ما جوابکم ایہا العلماء رحمکم اللہ تعالٰی حقے کا پانی پاک ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب

قطعاً پاک ہے پانی پاک تھا کوپاک اوس کا دھواں پاک پاک چیز سے پاک پانی کا رنگ مزہ بو بدل جانا اوسے ناپاک نہیں کر سکتا یہاں تک کہ مذہب صحیح میں نہ صرف طاہر بلکہ مطہر و قابل وضو رہتا ہے یعنی کہ اگر اوس سے وضو کرے وضو ہو جائیگا اگرچہ بوجہ بو مکروہ ہے یہاں تک کہ جبتک اوسکی بو باقی ہو مسجد میں جانا حرام جماعت میں شامل ہونا منع ہوگا پھر بھی اگر سفر میں ہو اور وضو کو پانی کم تھا کہ مثلاً ایک یا دونوں پاؤں دھونے سے رہ گئے اور حقے میں پانی ہے جس سے وہ کمی پوری ہو سکتی ہے تو اس صورت میں تیمم جائز نہ ہوگا نماز باطل ہوگی بلکہ اوسی پانی سے وضو کی تکمیل لازم ہوگی لانہ یجد ماء والفیقول اللہ تعالٰی فلم تجدوا ماء در مختار میں ہے یجوز بماء خالطہ طاہر جامد کفاکہۃ وورق شجر ان غیر کل اوصافہ فی الاصح ان بقیت رقتہ واسمہ اھ ملخصا واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۴۹ (بسم اللہ) ۱۳ جمادی الاخرہ ۱۳۲۴ھ (الرحمٰن الرحیم)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں سوال اول حوض نیچے دہ در دہ اور اوپر کم ہے بھرے ہوئے میں نجاست پڑی تو سب ناپاک ہو گیا یا صرف اوپر کا حصہ جہاں تک سوہاتھ سے کم ہے بینوا توجروا۔

الجواب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

بعض کے نزدیک اصلا ناپاک نہ ہوگا کہ مجموع آب کثیر ہے **اقول** ویشبہ ان یکون مبنیا علی اعتبار العمق وقد صححہ بعضہم والمعتمد المعول علیہ لا فی خلاصہ میں ہے الحوض الکبیر اذا انجمد ماؤہ فنقب انسان نقبا وتوضأ منہ ان کان الماء منفصلا عن الجمد یجوز وان کان متصلا بالجمد اختلف المشایخ فیہ بعضہم اعتبروا جملۃ الماء حتی لا یتنجس وبعضہم اعتبروا موضع النقب ان کان کبیرا یجوز والا فلا بعض کے نزدیک کل ناپاک ہو جائیگا **اقول** وکانہ لانہ ماء واحد والعبرۃ بوجہ الماء وہو قلیل لا بالعمق وان کان خلاصہ میں ہے ان کان اعلاہ اقل من عشر فی عشر واسفلہ عشر فی عشر فوقعت قطرۃ خمر ثم انتقص الماء وصار عشرا فی عشر اختلف المشایخ فیہ بدائع میں اول کو اوسع اور

ثانی کو ملحوظ فرمایا اور منیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسی دوم پر فتوٰی ہے حیث قال الحوض اذا انجمد ماؤہ فنقب فی موضع منہ فوقعت فیہ نجاسۃ

قال نصیر وابوبکر الاسکاف یتنجس وقال عبداللّٰہ بن المبارک وابوحفص الکبیر البخاری لایتنجس اذا کان الماء

تحت الجمد عشرا فی عشر وان کان متصلا بالجمد والفتوٰی علٰی قول نصیر وابی بکر وان کان منفصلا عن الجمد یجوز بلاخلاف

کالحوض المسقف اھ واعترضہ شارحہ المحقق ابن امیر الحاج بانہ یفید ان الحوض عند نصیر وابی بکر یتنجس سواء

کان الماء ملتزقا بالجمد او متسفلا عنہ ثم ینافیہ قولہ وان کان منفصلا یجوز بلا خلاف فان قلت لم لا یحمل ما عن نصیر

وابی بکر علٰی ما اذا کان متصلا بالجمد وقد اندفع التناقض عن المصنف قلت لانہ ینافیہ قولہ فان کان متصلا بالجمد

فالفتوٰی علٰی قول نصیر فانہ یفید ان موضوع المسألۃ اعم وان نصیرا وابابکر یقولان یتنجس مطلقا وان ابن المبارک وابا حفص

یقولان لایتنجس مطلقا فتأملہ اھ اقول ف۱ رحم اللّٰہ المحقق لاشک ان اول الکلام فی المتصل یوضحہ ما فی البدائع

ان کان جامدا ونقب فی موضع منہ فان کان الماء غیر متصل بالجمد یجوز بلا خلاف وان متصلا ففیہ اختلاف المشائخ

قال نصیر بن یحیٰی وابوبکر الاسکاف لاخیر فیہ وسئل ابن المبارک فقال لابأس بہ وقال لیس الماء یضطرب تحتہ وھو قول الشیخ

ابی حفص الکبیر وھذا اوسع والاول احوط اھ وقد نقلہ المحقق فی الحلیۃ ھھنا اقول ف۲ ولولا ھذا لم یکن لہ محمل الا ذاک

لان الذھن لایسبق منہ الا الیہ اذ ھو الغالب ویندر ان ینجمد الماء علٰی بقاء اسفلہ منفصلا عنہ الا اذا نقب واستفرغ منہ

شیئ صلح ولما ردّ بہ علیہ من المنافاۃ فاقول ف۳ غیر متوجہ الیہ فان قولہ وان کان متصلا بالجمد لیس شرطا جزاؤہ فالفتوٰی

حتی یفید ان کلام نصیر وابی بکر فیما ھو اعم من الاتصال بل ھو من تتمۃ قول ابن المبارک وان صلیۃ والفاء فی فالفتوٰی فصیحۃ والمعنی

انہ ان انفصل عن الجمد جاز بلا خلاف وان اتصل فکذا عند عبداللّٰہ وابی حفص وقال نصیر وابوبکر لا وعلیہ الفتوٰی علٰی

ف۴ ان فی عامۃ نسخ المنیۃ وعلیہ الفتوٰی بالواو دون الفاء وقولہ فان کان متصلا لیس بالفاء فی نفس المتن المنقول فی الحلیۃ

فانقطع منشأ التوھم راسا ثم رأیت الغنیۃ فسرہ علی ما ھو الحق وافاد فائدۃ اخری ستعرفھا اور صحیح یہی ہے کہ صرف وہی بالائی

حصہ ناپاک ہوگا جو دہ در دہ سے کم رہ گیا یہاں تک کہ اگر اوپر کا پانی نکال دیا گیا اور اب نا تک رہ گیا جہاں سے دہ در دہ ہے تو یہ پانی پاک ہی اسلیے

کہ اگرچہ وہ آب نجس سے متصل تھا مگر آب کثیر اتصالِ نجس سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست سے اس کا رنگ یا بو یا مزہ بدل نہ جائے ہندیہ

میں ہے ان کان اعلی الحوض اقل من عشر فی عشر واسفلہ عشر فی عشر او اکثر فوقعت نجاسۃ فی اعلی الحوض وحکم بنجاسۃ الاعلٰی

ثم انتقص الماء وانتھی الی موضع ھو عشر فی عشر فالاصح انہ یجوز الوضوء بہ والاغتسال فیہ کذا فی المحیط بحر الرائق

میں ہے وذکر السراج الھندی ان الاشبہ الجواز علیہ میں ہے نص فی الذخیرۃ انہ الاشبہ فتوٰی کہ منیہ میں مذکور ہوا وہ اس سے یہی ظاہر کہ حصہ بالائی کی نجاست پر

فتوٰی ہے نہ کل کی غنیہ میں ہے الحوض اذا انجمد ماؤہ فنقب فی موضع (ودق الماء تحت الجمد متصلا بہ) فوقعت فیہ نجاسۃ قال

ف۱: تطفل [illegible] علی العلامۃ [illegible]

ف۲: تطفل [illegible] علیہ

ف۳: تطفل ۳ علی [illegible]

ف۴: تطفل ۴ علی [illegible]

نصیر وابوبکر تنجس الماء) لکونہ متصلا بالجمد فلا یخلص بعضہ الی بعض فیکون وقوع النجاسۃ فی ماء قلیل فیفسدہ (وقال ابن

المبارک وابوحفص لا وان کان) ای ولو کان الماء متصلا بالجمد لکونہ عشرا فی عشر (والفتوی علی قول نصیر) لما قلنا (واما اذا کان

الماء تحت الجمد (منفصلا) عنہ (فیجوز) ولا یفسد الماء لان الفرض انہ عشر فی عشر ولم تنفصل بقعۃ منہ عن سائرہ کما فی الصورۃ

الاولی اسی طرح منیہ میں جو بسکے متصل تھا اور ثقب الجمد فعلا الماء فولغ الکلب تنجس عند عامۃ العلماء۔ دونوں شارح محقق نے اسی او سیقدر

پانی کی نجاست پر حمل فرمایا غنیہ میں ہے (تنجس عند عامۃ العلماء) ولم یعتبر الماء الذی تحت الجمد وکان ما فی الثقب کغیرہ من الماء القلیل

خلافا لما قال البعض ان ما فی الثقب یعتبر متصلا بما تحتہ وھو کثیر فلا یتنجس حلیہ میں ہے یتنجس عند عامۃ العلماء) ذلک الماء الذی

فی الثقب لا الحوض لان المسألۃ مفروضۃ فی الحوض الکبیر یہاں سے یہی ظاہر ہے کہ یہی مذہب جمہور علماء ہے وھنا بحث غریب للخانیۃ ثم الخلاصۃ

اللفظ لھا واختلف المشایخ فیہ وینبغی ان یکون الجواب علی التفصیل ان کان الماء الذی تنجس فی اعلی الحوض اکثر من الماء الذی

فی اسفلہ ووقع الماء النجس فی اسفل الحوض علی التدریج کان طاھرا علی ما یاتی فی مسألۃ الجمد وقال بعضھم لا یطھر

کالماء القلیل اذا وقعت فیہ نجاسۃ ثم انبسط علی ما مر اھ والمراد بما یاتی فی الجمد قولہ رحمہ اللہ تعالی لو تنجس وضع

النقب ثم ذاب الجمد بتدریج الماء نجس وقال الشیخ الامام شمس الائمۃ الحلوانی رحمہ اللہ تعالی الماء طاھر سواء ذاب بتدریج

او دفعۃ واحدۃ اھ **اقول** وجہ الاول علیہ المعول انہ کلما ذاب شیئ منہ اتصل بالنجس وھو قلیل فتنجس حتی تاتی النجاسۃ

علی الکل بخلاف ما اذا ذاب دفعۃ لانہ کثیر فلا یتنجس بمجاورۃ النجس ووجہ قول شمس الائمۃ انہ کثیر وفیہ ان النجس لا یطھر بالکثرۃ

اقول لکن فی قیاس مسألتنا علی مسألۃ الجمد نظر فان الطاھر ھھنا ماء کثیر فلا یضرہ مجاورۃ نجس سواء کان دفعۃ او

تدریجا وکان المجاور اکثر منہ او اقل علی خلاف ما یفیدہ تقییدہ بکثرۃ المتنجس علی قدر الاستحسان من قصر حکم الطھارۃ علی ما

لو کان اقل مما تحتہ قدرا فلا یتنجس ما تحتہ سواء وقع فیہ دفعۃ او تدریجا بخلاف الکثیر وانت تعلم ان الماء الکثیر انما یتنجس بتغیر

وصفہ بالنجاسۃ بلا فرق بین قدر وقدر علی القول الصحیح المعتمد المفتی بہ کما عرف فی مسألۃ جیفۃ فی النہر نعم مشی الشیخ علی مختارہ ثمہ

حیث قال ان کان ما یلاقی الجیفۃ اکثر او کانا سواء فالماء نجس اھ والیہ یشیر قولہ الماء النجس اذا دخل الحوض الکبیر لا یتنجس الحوض وان کان الماء

النجس علی ماء الحوض غالبا لانہ کلما اتصل الماء بالحوض صار ماء الحوض غالبا علیہ اھ فقد اشار الی التدریج ولفظ الفتح فی تعلیلہ لان کل ما یتصل

بالحوض الکبیر یصیر منہ فیحکم بطھارتہ اھ وفی البزازیۃ الماء الکثیر النجس دخل فی الحوض الکبیر لا ینجسہ لانہ حکم بالطھارۃ زمان

الاتصال اھ ھذا وجہ **وثانیا** لان وقوع ماء نجس فی ماء طاھر لا الا اللقاء وھو حاصل فیما نحن فیہ من بدء الامر ففیم التفصیل

بخلاف مسألۃ الجمد فانہ اذا ذاب لا لقاء مع النجس الا لسطح منہ فالباقی اذا ذاب تدریجا حصل اللقاء

للقلیل فتنجس والکثرۃ للمتنجس فلم یطھر واذا ذاب دفعۃ حصل اللقاء للکثیر فلم یتنجس **وثالثا**

ای ان کثیر بعدہ بما کثر للمتنجس والنجس لا یطھر بالکثرۃ ۱۲ منہ غفرلہ

المعهود هٰهنا ان الماء العالی یرفع و یبقی السافل لان العالی یقع فی السافل دفعۃ لوند ر بجا **ورابعا** اذا کان الماء
متلاصقین و لم یکن ھذا وقوع العالی فی السافل لم یتصوّر الزیادۃ علیہ الا بوقوع العالی فی محل السافل و لا یکون الا بعد
خروجہ السافل لاستحالۃ التداخل فلا یقع العالی فی السافل ابدا الا دفعۃ و لا تدریجا **وخامسا** لو فرض فلا یکون
الا لحرکۃ ھذا الحوض لذا و الکل حرکۃ فلا یمکن الا تدریجا کان یکون فی السافل منفذ ضیق فیجعل السافل یخرج والعالی
ینزل و لا یتصور ان یخرج السافل دفعۃ فیسقط العالی مرۃ واحدۃ و بالجملۃ لم یصل فہمی القاصر لمرادہ واللّٰہ تعالٰی اعلم
بمراد خواص عبادہ لا جرم ان قال فی الدر لو وقع فیہ نجس لم یجز حتی یبلغ العشر فقال ش فاذا بلغھا جاز وان کان
اعلاہ اکثر مقدارا و فی البحر عن السراج الھندی انہ الاشبہ و رحمہ اللّٰہ العلامۃ الشلبی حیث نقل فی حاشیۃ الزیلعی کلام الخانیۃ الی ذکر القولین فیہ ثم لم یعرج لذکرھما اصلا
(واللّٰہ تعالٰی اعلم)

سوال دوم ۵۰

اسی صورت میں حوض کے بالائی حصے کے منتہے پر ایک نالی ہے جب یہ اوپر کا پانی ناپاک ہوا نالی کھولکر نکالدیا گیا صرف نیچے کا پانی جہاں سے دہ در دہ ہے رہگیا پھر پاک پانی سے بھر دیا گیا تو اب یہ سب حوض پاک ہوگیا یا نہیں اگر نہیں تو کیا کیا جائے کہ پاک ہو بینوا توجروا

الجواب

اگر ناپاک پانی نکالدینے کے بعد اتنا انتظار کیا کہ حوض کی بالائی سطوح جو اوس پانی سے ناپاک تھیں خشک ہو کر پاک ہو گئیں اوسکے بعد پاک پانی بھرا گیا اور اوپر آجانیوالی نجاست باقی نہیں تو سارا حوض پاک ہے ورنہ بالائی حصہ پھر ناپاک ہو گیا رد المحتار میں ہے لو کانت النجاسۃ مرئیۃ باقیۃ فیہ او امتلأ قبل جفاف اعلی الحوض تنجس چارہ کار یہ ہے کہ نجاست مذکورہ نکالکر پاک پانی ڈالتے جائیں یہانتک کہ کناروں سے چھلک کر کچھ دور بہ جائے تو حوض کے کنارے بھی پاک ہو گئے اور یہ سب پانی بھی۔ درمختار میں ہے المختار طہارۃ المتنجس بمجرد جریانہ غنیہ میں ہے یطہر الحوض بمجرد ما یدخل الماء من الانبوب و یفیض من الحوض ھو المختار لصیرورتہ جاریا فتاوی امام ظہیر الدین میں ہے الصحیح انہ یطہر وان لم یخرج مثل ما فیہ وان رفع انسان من ذٰلک الماء الذی خرج و توضأ بہ جاز اھ ذکرہ ش و اقوال اخر و روایات مضطربۃ سیأتی الکلام علیھا واللّٰہ تعالٰی اعلم

سوال سوم ۵۱

اسیصورت میں اگر پانی صرف حصہ زیرین دہ در دہ میں تھا اور اوسوقت نجاست پڑی کہ ناپاک نہوا پھر نجاست نکال کر پانی نکالے بھر دیا تو اب اوپر کا حصہ پاک رہا یا ناپاک ہوگیا ــــــ بینوا توجروا

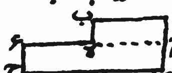
الجواب

کتب حاضرہ سے اسصورت پر کلام اسوقت ذہن میں نہیں **واَنا اقول** وباللّٰہ التوفیق نجاست چار قسم ہے مرئیہ نظر آئے

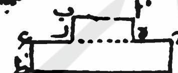
اور غیر مرئیہ کہ پانی میں ملکر امتیاز نرہے جیسے پیشاب اور ہر ایک دو قسم ہے طافیہ کہ اوپر تیرتی ہو اور راسبہ کہ تہ نشین ہوجائے اگر نجاست راسبہ تھی کہ پانی بھرنے سے اوپر نہ آئیگی جب تو سارا حوض پاک ہے مرئیہ ہو خواہ غیر مرئیہ نیچے کا حصّہ یوں کہ دہ در دہ ہے اثر نجاست قبول نکریگا اگرچہ نجاست اوسمیں موجود ہے اور اوپر کا حصّہ یوں کہ نجاست اوسمیں نہیں او رجس سے متصل ہے وہ پاک ہے اور اگر نجاست طافیہ مرئیہ تھی اور اوسے پہلے نکال دیا جب بھی ظاہر ہے کہ ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں اور اگر بے نکالے پانی بھر دیا کہ پانی ڈالنے سے اوپر آگئی تو بالائی حصہ ناپاک ہوگیا کہ نجاست اوس سے متصل ہوئی اور وہ آب قلیل ہے رہی طافیہ غیر مرئیہ اسمیں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ حوض کے حصۂ زیرین میں کوئی کنج ایسا نہو جو اوس نجاست کو اوپر جانے سے روکے مثلا یہ شکل ح



دونوں حصوں میں خط ح ء فصل مشترک ہے ظاہر ہے کہ جو اوترانے والی چیز خط ح ء میں کہیں ہے وہ پانی بھرنے سے خط ا ب پر آجائیگی دوسرے یہ کہ ایسے کنج ہوں مثلا یہ شکل ح



یا یہ



اول میں خط ہ ر دوم میں خط ح ہ پر جو ایسی چیز ہو وہ پانی بھرے سے خط ا ب تک ضرور پہنچیگی لیکن دوم میں خط ہ ء یا یکم میں دو خط ح ہ خط ر ء کے نیچے جو کچھ ہے وہ ا ب تک نہیں جاسکتا پہلی صورت میں بالائی حصہ ا ب ح ء ناپاک ہوجائیگا اور دوسری صورت میں سارا حوض پاک رہیگا و لہذا ہمنے طافیہ مرئیہ میں پانی ڈالے سے اوپر آجانے کی قید لگائی کہ اگر کسی کنج میں اولجھ رہی تو اب بھی کوئی حصّہ ناپاک نہوگا والوجہ فیہ ان غیر المرئیۃ لا تنعدم بل تکتتم و حیث ھی طافیۃ لابد لھا من العلو ولذا منع العراقیون من مشایخنا التوضی من موقع غیر المرئیۃ فی الحوض الکبیر لانہ راکد فلا تنتقل وجوز ائمۃ بلخ و بخاری و ماوراء النھر التوضی منہ من این یشاء وھو الصحیح علل لہ بانتقال المائع قال ملک العلماء فی البدائع وان کانت غیر مرئیۃ قال مشایخ العراق لا یتوضؤ من ذلک الجانب لما ذکرنا فی المرئیۃ (وھو قولہ لانہ تیقنا بالنجاسۃ فی ذلک الجانب) بخلاف الماء الجاری لانہ ینقل النجاسۃ فلم یستیقن بالنجاسۃ فی موضع الوضوء ومشایخنا بماوراء النھر فصلوا بینھما (ای بین المرئیۃ وغیرھا) ففی غیر المرئیۃ یتوضؤ من ای جانب کان کما قالوا جمیعا فی الماء الجاری وھو الاصح لان غیر المرئیۃ لا یستقر فی مکان واحد بل ینتقل لکونہ مائعا سیالا بطبعہ فلم نستیقن بالنجاسۃ فی الجانب الذی یتوضؤ [illegible] فلا نحکم بنجاستہ بالشک اھ وفی الحلیۃ قال مشایخ بلخ و بخاری یتوضؤ من ای جانب کان و فی محیط رضی الدین والتحفۃ والبدائع وغیرھا ھو الاصح لان غیر المرئیۃ تنتقل لکونہ مائعا سیالا اقول الاحسن ترک بطبعہ فی کلام البدائع فھو متعلق بسیالا لا بینتقل لان لا طبع للمائع الانحدار و سببا للانتقال فی المستوی الا سبب نعم الریاح لا تزال تزعزع الماء ان غیرت انتقال المائع المختلطۃ و لیس جھۃ معینۃ لاختلاف الریاح فتطرق الاحتمال الی الجمیع للحال اذا عرفت ھذا ففی الصورۃ الاولی حیث لا حاجز لھا عن العلو تطفو و تنجس الاعلی علی قول الجمیع بل لو لم تطف لنجست لاتصالھا بالماء الاعلی و لو من تحت اما فی الثانیۃ

فی قول العراقیین ان کانت وقعت فی الماء السافل فی محاذاۃ خطوات تنجس الاعلی لعدم انتقالہا من ثم وان وقعت فی جانب عنہ مثل خطوتین او ثلاث لم تنجس لانہا لا تتصل الی الماء العالی وعلی قول سائر الائمۃ الاصح انہ تنجس مطلقا اوان کانت وقعت جزاءات لاحتمال انتقالہا الی حد الزوایا ولا یزول الیقین بالشک ھذا ما ظھر لی واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۵۲

سوال چہارم

حوض اوپر دہ در دہ اور نیچے کم ہو بھرے ہوئے میں نجاست پڑی تو سب پاک رہا یا نیچے کا حصہ ناپاک ہوگیا جہاں سے مساحت سو ہاتھ سے کم ہو بینوا توجروا

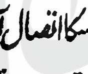
الجواب

کلام علامہ سید طحطاوی سے ظاہر یہ ہے کہ حصہ زیرین ناپاک ہوجائیگا حیث قال واذا وقعت فیہ نجاسۃ فی تلک الحالۃ فالا علی طاھر الی ان یبلغ الاقل فینجس اھ وحملہ علی انہ ینجس بنجاسۃ اخری خلاف ظاھر سوق الکلام **اقول** وکذا ھو ظاھر الدر ان قدر وقوع النجس بقرینۃ قرینہ فان نظمہ لو اعلاہ عشر او اسفلہ اقل جاز حتی یبلغ الاقل ولو بعکسہ فوقع فیہ نجس لم یجز حتی یبلغ العشر اھ فان ضمیر جاز الی رفع الحدث بہ معلوم ضرورۃ من الدین ان رفع الحدث جائز بکل ماء مطلق مطلقا ولو قلیلا ما لم ینسلب طھارتہ او طھوریتہ فکان المعنی کقرینہ لو اعلاہ عشر او اسفلہ اقل فوقع فیہ نجس جاز التطھر بہ حتی یبلغ الاقل فاذا بلغہ لم یجز فقد غیا جواز التطھر بہ ببلوغہ الاقل فبنفس البلوغ لا یجوز لظھور حکم النجس ثمہ ثم تحملہ الاعلی الکثرۃ وحملہ علی التقیید بوقوع النجاسۃ بعد بلوغ الاقل کما فعل ش حیث قال ای اذا بلغ الاقل فوقعت فیہ نجاسۃ تنجس کما فی المنیۃ اھ **فاقول** خروج عن الظاھر واخراج للکلام عن ترتیبہ الجید والاستناد للمنیۃ فی غیر محلہ فان عبارتہا لوان ماء الحوض کان عشرا فی عشر فتسفل فصار سبعا فی سبع فوقعت النجاسۃ فیہ تنجس فان امتلأ صار نجسا ایضا اھ فھو لم یذکر الاعلی حکما انما قصد بیان حکم المتسفل فاحتاج فی التصویر الی وقوع النجس فیہ لیکون توطئۃ لابانۃ حکم خفی وھو انہ بعد امتلاء ایضا یبقی نجسا کما کان بخلاف نظم الدر فانہ افرز الاعلی بحکم الجواز ولا معنی لہ الا بفرض وقوع المانع والا فذکرہ عبث ثم حد للجواز حدا ینتھی دونہ وھو بلوغ الاقل فافاد ما قلنا واین ھذا من عبارۃ المنیۃ وکلام الدر منہ الی ھنا فی رفع الحدث بہ لا فیہ ولو کان لصح حملا لہ علی معنی التوضی بغمس الاعضاء فیہ بناء علی ما ھو الحق من فرق الملاقی والملقی ولکان موافقا لما صححہ الدر خلافہ فاذن کان یؤل الی کلام البزازیۃ لو عشرا فی عشر ثم قل توضأ بہ لا فیہ لاعتبار اوان الوقوع اھ لکن لا مساغ لہ فی کلامہ ولذا احتاج ش الی اضافۃ قید لیس فیہ فترجح ما قلنا

اور کلام علامہ سید شامی سے مفہوم کہ سب پاک ہے گا حیث قال فی المسألۃ الاخری وھی ما اذا کان اعلاہ قلیلا و اسفلہ کثیرا فوقع فیہ نجس لم یجز حتی یبلغ العشر فاذا بلغہا جاز مانصہ وکانھم لم یعتبروا حالۃ الوقوع ھھنا لان ما فی الاسفل فی حکم حوض اٰخر بسبب کثرتہ حتما وانہ لو وقعت فیہ النجاسۃ ابتداء لم تضرہ بخلاف المسألۃ الاولی تدبر اھ فیفرق بین المسألتین ان نجاسۃ الاعلی القلیل لا تشمل الجزئین وطہارۃ الاعلی الکثیر تشملھما **اقول اولا**[1054] اعتبار حالۃ الوقوع مذکور فی البدائع والتبیین والخانیۃ والخلاصۃ والبزازیۃ والحلیۃ والغنیۃ والبحر وغیرھا من دون ثنیا ولا حاجۃ الی استثناء ھذہ فان الاسفل لم یزل کثیرا فقد اعتبرت حالۃ الوقوع الا[1055] ان یقال ان الماء کان واحدا ظاھرا ووجہہ حین الوقوع قلیلا وبہ العبرۃ فکان ینبغی التنجس باعتبارہ لکن لم ینجسوہ نظرا الی ان وجہہ یصیر کثیرا حین بلوغ الماء الی الاسفل **وثانیا**[1056] لقائل ان یقول لم لا یقال فی تلک اعنی مسألتنا ھذہ ان ما فی الاسفل فی حکم حوض اٰخر بسبب قلتہ حتما وانہ لو وقعت فیہ النجاسۃ ابتداء لضرتہ **وقد**[1057] یمکن الجواب بان الکثیر یستتبع القلیل فبعد الاسفل القلیل عمقا للاعلی الکثیر فی معلوم ان الوجہ ان کان کثیرا لم یتنجس شیئ من الماء لا وجہہ ولا عمقہ ولا یشترط معہ ذلک کثرۃ العمق الا تری لو کان الحوض علی ھذا الشکل



نصف دائرۃ وکان اب منہ کثیرا لا یتنجس شیئ منہ وان کان ما دونہ قلیلا حتی لا یبقی علیہ الا نقطۃ بخلاف العکس فان القلیل لا یستتبع الکثیر فیعد حوضا برأسہ یہ نہایت توجیہ ہے **واقول**[1058] وباللہ التوفیق نجاست اگر طافیہ ہے کہ حصۂ زیرین تک پہنچی ہی نہیں جب تو ظاہر کہ اوسکی نجاست کی کوئی وجہ نہیں کہ اوسکا اتصال آب بالا سے ہے اور وہ بوجہ کثرت نجس نہوا اور اگر راسبہ ہے کہ سفل تک پہنچی خواہ مطلقا جیسے پتھر یا ابتداءً جیسے غرق شدہ جانور کہ تہ نشین ہو کر مرتا پھر اوپر آتا ہے یا انتہاءً جیسے وہ کپڑا کہ تیرتا رہیگا پھر پانی سے بوجھل ہو کر بیٹھ جائیگا تو اب دو صورتیں ہیں اونکا بیان یہ کہ[1059] پانی کے لیے بلحاظ محل مثل حوض وغیرہ ایک تو صفت ہے یعنی کثرت و قلت کہ مساحت محل کے سوا تھ یا کم ہونے سے حاصل ہوتی ہے دوسری صورت کہ جس فضا میں متمکن ہے اوسکی شکل سے پیدا ہوتی ہے یہ شکل کبھی واحد ہوتی ہے اگرچہ اوسمین حصے فرض کر سکتے ہیں اگرچہ اون حصص مفروضہ کا مساحت میں تفاوت اونکے لیے منشا انتزاع ہو جیسے اسی شکل نصف دائرہ میں کہ مثلا خط ء ہ تک کثیر اور



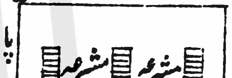
نیچے قلیل ہو تو دو حصے ممتاز ہو جائینگے اب ء ہ کثیر اور ء ہ ح قلیل مگر حقیقۃً اب ح فضائے واحد ہے اور کبھی شکل خود ہی واقع میں متعدد ہوتی ہے جیسے حوض کے اندر حوض مثلا اس شکل پر ج



کہ حصۂ بالا آ ء اور زیرین ہ ط خود ہی ممتاز ہیں اس لحاظ سے حصص زیر و بالا کی چار قسمیں ہو گئیں ایک یہ کہ دونوں حصے صورۃً وصفۃً ہر طرح متحد ہوں جیسے دو گز گہری مربع میں ایک گز اوپر ایک گز نیچے دوم صورۃً متحد ہوں اور صفۃً مختلف جیسے وہی نصف دائرہ کی شکل کہ فضا واحد ہے اور آہ کثیر اور ء ہ ح قلیل

مسئلہ ۱: معروضہ سید حاجی الحاج ابن حاجی مغلیہ ۱۲
مسئلہ ۲: معروضہ ۱۴ ذی القعدہ علیہ
مسئلہ ۳: پانی کی صفت اور صورت اور آب زیر و بالا میں چار قسمیں ہونے کا بیان
رسالہ: ارتفاع الحجب عن وجوہ قراءۃ الجنب ۱۲ھ

سوم صفۃً متحد ہوں اور صورۃً مختلف جیسے اسی شکل آٹھ میں جبکہ نہ بھی سو ہاتھ سے کم نہ ہو یا آب بھی دہ در دہ سے کم چہارم صورۃً وصفۃً ہر طرح جدا ہوں جیسے یہی شکل جبکہ آب سو ہاتھ اور نہ سو سے کم ہو قسم اول کا حکم تو ظاہر ہے کہ وہ زیر و بالا شیٔ واحد ہے اگر نجس ہوگا سب نجس ہوگا پاک رہیگا سب پاک رہیگا یونہی قسم دوم کہ بلاشبہ وہ محل واحد ہے اگرچہ حصص انتزاعیہ کی مساحت مختلف ہے یونہی سوم کہ اگرچہ دو شے ہے مگر دونوں متحد الصفۃ ہیں اگر کثیر ہیں تو زیرین بھی ناپاک نہ ہوگا اگرچہ نجاست راسبہ ہو اور قلیل ہیں تو یہ بھی نجس ہو جائیگا اگرچہ نجاست طافیہ ہو کہ نجس سے اتصال نہ ہوا تو متنجس سے ہوا کہ حصہ بالا ناپاک ہو گیا شکل چہارم وہی محل نظر ہے جبکہ نجاست راسبہ اس تک پہنچی اور نظر حاضر میں ظاہر یہی ہے کہ ناپاک ہو جائے کلام ائمہ سے معہود یہی ہے کہ جب صورت وصفت دونوں مختلف ہوں تو اونکو دو محل جداگانہ ٹھہراتے ہیں اور فقط اتصال قلیل بکثیر کو کافی نہیں جانتے نہر کے کنارے کنارے پانی لینے کیلئے تختہ بندی کرتے ہیں کہ اونپر بیٹھکر پانی لیں وضو کریں اس سے خانے خانے ہو جاتے ہیں ہر خانہ مشرعہ کہلاتا ہے اس صورت پر



پانی اگر تختوں سے نیچا ہے جب تو محل کلام نہیں کہ تختوں سے پانی کا انقسام نہ ہوا لیکن اگر پانی تختوں سے ملا ہوا ہے تو ہر خانہ آب جداگانہ سمجھا جائیگا اور اگر اونکا طول و عرض دس دس ہاتھ نہیں تو جنکے نزدیک دونوں امتداد ہونا شرط ہے اسمیں نجاست پڑے تو جتنا پانی تختوں سے گھرا ہوا ہے ناپاک ہو جائیگا اور نہر کے پاک پانی سے اوسکا متصل ہونا نفع نہ دیگا یونہی اگر نہر یا بڑے تالاب کا پانی برف سے جم گیا اور ایک جگہ سے برف توڑ کر پانی کھول لیا اگر یہ پانی اوس جمے ہوئے سے متصل نہیں تو ظاہر کہ پانی شیٔ واحد رہا اور اگر متصل ہے اور یہ حصہ کہ کھلا گیا دس دس ہاتھ طول عرض میں نہیں تو یہ اونکے نزدیک نجاست سے ناپاک ہو جائیگا اور اوسمیں اعضا ڈالکر وضو کرنے سے مستعمل ہو جائیگا اور بہتے پانی سے اوسکا اتصال فائدہ نہ دیگا ہاں باقی پانی بحال خود رہیگا مثلاً ایک مشرعہ میں نجاست پڑی یا کسی نے اعضا بے وضو ڈالکر دھوئے تو صرف وہی مشرعہ ناپاک یا مستعمل ہوا برابر کے دوسرے مشرعہ سے پینا وضو کرنا ہو سکتا ہے کہ وہ تو ہر ایک اونکے نزدیک حوض جدا ہے یونہی برف سے ایک جگہ کھلا ہوا پانی نجس یا مستعمل ہو جائے تو اوس کے برابر دوسری جگہ سے کھولکر استعمال کر سکتا ہے۔ یونہی اگر حوض کبیر سے کاٹکر ایک حوض صغیر بنایا کہ اوسمیں سے پانی اسمیں آیا یہ نجاست یا اعضائے بے وضو ڈالنے سے اونکے نزدیک نجس و مستعمل ہو جائیگا اور بڑے حوض سے پانی ملا ہونا کام نہ دیگا یہ گویا بعینہ وہی صورت چہارم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ صورت مبحوثہ میں وہ حوض صغیر حوض کبیر کے نیچے ہے اور اس صورت میں اوسکے برابر۔ پانی بہرحال ملا ہوا ہے تو جسطرح صفت و صورت دونوں مختلف ہونے کے باعث اونکے نزدیک برابر کا حوض صغیر حوض کبیر کا جزو نہ ٹھہرا بلکہ مستقل قرار پایا یونہی نیچے کا۔ ان مسائل پر نصوص کتب مذہب میں دائر و سائر ہیں اگرچہ فقیر کے نزدیک اونکی بنا اشتراط امتداد ین طول و عرض پر ہے اور صحیح و معتمد اعتبار محض مساحت ہے یہ خلافیہ جداگانہ ہے یہاں عرض اسقدر کہ بحال خلاف صورت و صفت معاً قلیل کو تابع کثیر نہ مانا فتاوی امام اجل قاضی خان میں ہے حوض کبیر فیہ مشرعۃ توضأ انسان فی المشرعۃ او اغتسل ان کان الماء متصلا بالالواح

بمنزلۃ التابوت لایجوز فیہ الوضوء واتصال ماء المشرعۃ بالماء الخارج منہا لاینفع کحوض کبیر تشعب منہ حوض صغیر فتوضأ انسان فی الحوض الصغیر لایجوز وان کان ماء الحوض الصغیر متصلا بماء الحوض الکبیر کذا لایعتبر اتصال ماء المشرعۃ بما تحتہا من الماء اذا کانت الالواح مشدودۃ فتح القدیر میں ہے لوکان حوض کبیر فنقب فیہ انسان نقبا فتوضأ فیہ ان کان الماء متصلا بباطن النقب لایجوز والا جاز وکذا الحوض الکبیر اذا کان لہ مشرع فتوضأ فی مشرعۃ او اغتسل والماء متصل بالواح المشرعۃ ولایضطرب لایجوز وان کان اسفل منہا جاز لانہ فی الاول کالحوض الصغیر فیغترف ویتوضؤ منہ لا فیہ اھ وفی الثانی حوض کبیر مسقف درمختار میں ہے جمد ماؤہ فنقب ان الماء منفصلا عن الجمد جاز لانہ کالمسقف وان متصلا لا لانہ کالقصعۃ حتی لو ولغ فیہ کلب تنجس ردالمحتار میں ہے ای موضع النقب دون المتسفل فلو نقب فی موضع اٰخر واخذ الماء منہ وتوضأ جاز کما فی التاترخانیۃ غنیہ کی عبارت مذکورہ مسئلہ اولی نے اسی معنی کی طرف اشارہ فرمایا جو فقیر کے بیان میں آیا حیث قال اذا کان الماء تحت الجمد منفصلا عنہ یجوز لانہ عشر فی عشر ولم تنفصل بقعۃ منہ عن سائرہ کما فی الصورۃ الاولی ہاں تالابوں نہروں میں چھوٹے چھوٹے کنج گوشے جابجا ہوتے ہیں نہیں ہر ایک کو مستقل ماننے میں حرج اور خلاف متفاہم عرف ہے لہٰذا اوسکی تقدیر ڈھائی ہاتھ چوڑے سے کی ہے کہ دس ہاتھ کی چہارم اور ربع کیلیے حکم کل دیا جاتا ہے جیسے نجاست خفیفہ میں کہ بدن یا کپڑے پر لگے خلاصہ میں فرمایا النہر الذی ہو متصل بالحوض فکان اذا امتلأ الحوض یدخل الماء النہر فتوضأ انسان فیہ ان کان النہر قدر ذراعین ونصف لایجوز ولا یجعل تبعا للحوض وان کان اقل یجوز ویجعل تبعا للحوض وقیل لایجوز ولا یجعل تبعا للحوض وان کان قدر ذراع وعن امام کرخی میں ہے النہر المتصل بالحوض الکبیر الممتلئ ان کان قدر ذراعین ونصف لایکون تبعا لہ لان الربع یحکی حکایۃ الکل فلا یتوضؤ منہ وان اقل منہ فتبع وقیل لیس بتبع وان قدر ذراع **اقول** یونہی تالابوں نہروں کی تہ میں گڑھے بھی ہوتے ہیں ہر گڑھے کو مستقل قرار دینے میں حرج ومخالفت عرف ہے لہٰذا ارشاد مذکور کی بنا پر اوسکی تقدیر بھی پچیس ہاتھ مساحت سے چاہیے لان الربع یحکی حکایۃ الکل یہیں سے اوس تعلیل کا جواب بھی حل ہوگیا کہ الکثیر یستتبع القلیل اس تقدیر پر حکم یہ ہونا چاہیے کہ صورت مسئولہ میں اگر نجاست طافیہ ہے کہ حصہ زیریں تک نہ پہنچی یا حصہ زیریں حصہ بالا کے ساتھ دو مختلف محل نہیں جیسے نصف وانہیں یا مختلف تو ہے مگر پچیس ہاتھ مساحت سے کم ہے تو ان سب صورتوں میں نجاست پڑنے سے کوئی حصہ نجس نہ ہوگا اور یہی محمل کلام علامہ شامی کا ہے اور اگر نجاست راسبہ ہے کہ حصہ زیریں تک پہنچی اور اسفل اعلٰی سے مختلف الشکل ہے اور سو ہاتھ مساحت سے کم مگر پچیس ہاتھ سے کم نہیں تو اوپر کا حصہ بوجہ کثرت پاک رہیگا اور یہ حصہ زیریں بوجہ حوض مستقل قلیل ہونے کے ناپاک ہوجائیگا اور یہی محمل کلام علامہ طحطاوی کا ہے یہ ہے جو فقیر کے لیے ظاہر ہوا اور محل محتاج تحریر وتنقیح اور جزم بالحکم دست نگر تصریح ہے

مسئلہ ۱

رسالہ

والعلم بالحق عند ربی ان ربی بکل شیئ علیم اما ما فی الحلیة تحت قول المنیة المار فمحصله هذا الجواب الرابع حیث قال و
هذا المحکی فی البدائع عن ابی القاسم الصفار رحمه الله تعالٰی غیر ان فرض المسألة فیها فی الحوض الکبیر وقعت فیه
النجاسة ثم قل ماؤه حتی صار یخلص بعضه الی بعض ثم وقعت فیه نجاسة ثم عاوده الماء حتی امتلأ ولم یخرج منه شیئ اھ
فاقول اولا لیس هذا مسوق البدائع سیاقا واحدا فی تصویر واحد حتی یقال ان الماء الواقع فیه النجاسة
حین امتلائه وکثرة مساحته بعد ما فرغ اعلاه وبلغ السافل القلیل احتیج فی تنجیسه الی وقوع النجاسة مرة اخری
فافاد ان السافل القلیل لا ینجس تبعا للعالی الکثیر وهو باطلاقه یشمل ما اذا کان السافل مختلف الصورة
بل کل منهما فرع علیحدة ذکرهما فی البدائع علی التعاقب عن امامین فالاولی لا توخذ فی الاخری وهذا نصه لو تنجس الحوض
الصغیر بوقوع النجاسة فیه ثم بسط ماؤه حتی صار لا یخلص بعضه الی بعض فهو نجس لان المبسوط هو الماء النجس
وقیل فی الحوض الکبیر وقعت فیه النجاسة ثم قل ماؤه حتی صار یخلص بعضه الی بعض انه طاهر لان المجتمع هو الماء
الطاهر هکذا ذکره ابوبکر الاسکاف رحمه الله تعالٰی اعتبر حالة الوقوع ولو وقع فی هذا القلیل نجاسة ثم عاوده الماء
حتی امتلأ الحوض ولم یخرج منه شیئ قال ابو القاسم الصفار رحمه الله تعالٰی لا یجوز التوضؤ به لانه کلما دخل الماء فیه صار
نجسا اھ وذلک لان لاعتبار حالة الوقوع محلین الاول تغیر مساحة الماء مع بقائه فی ذاته کما کان بلا نقص ولا
زیادة کأن یکون الماء منبسطا فی حوض کبیر وفیه منفذ مسدود ودونه بئر مثلا قطرها ذراعان فوقعت فی
الحوض نجاسة فلم تنجس الماء لانه عشر فی عشر ثم اخرجت النجاسة وفتح المخرج حتی انتقل ذلک الماء الی البئر فصار
فی قطر ذراعین لم یعد نجسا لان العبرة لحین الوقوع وهو اذ ذاک کان کثیر المساحة وان صار الاٰن قلیلا او انه کان
الماء فی البئر فوقعت فیها نجاسة فنزح کلها وجعل الماء فی الحوض حتی انبسط وصار عشرا فی عشر لم یطهر اعتبارا
بحال الوقوع حیث کان عندئذ قلیل المساحة وان صار الاٰن کثیرا وهذا ما فی البزازیة لو کان دون عشر فی عشر
لکنه عمیق وقع فیه مانع وانبسط حتی صار کثیرا لا یتوضؤ منه ولو عشرا فی عشر ثم قل توضأ به لا فیه لا اعتبار
لاوان الوقوع اھ وفی الخانیة الماء الطاهر اذا کان فی موضع هو عشر فی عشر وقعت فیه نجاسة ثم اجتمع ذلک
الماء فی مکان هو اقل من عشر فی عشر یکون طاهرا ولو کان الماء فی مکان ضیق هو اقل من عشر فی عشر وقعت فیه نجاسة
ثم انبسط ذلک الماء وصار عشرا فی عشر کان نجسا والعبرة فی هذا لوقت وقوع النجاسة اھ ومثله فی الخلاصة
وفی الدرر عن التتارخانیة عن الظهیریة اھ وفی غیرها والثانی تغیر مساحته بزیادة فیه او نقص کان یکون
فی غدیر بطنه اکثر اخذا من حافاته کما وصفنا من نصف الدائرة اعلاه عشر فی عشر ثم لم یزل ینقل فاذا کان

ممتلئا كان كثيرا لا يقبل النجاسة فاذا وقعت وا خرجت و قل الماء بالاستعمال و بحر الصيف حتى يبس فى الاطراف وبقى فى بطنه اقل من عشر فى عشر كما هو مشاهد فى كثير من الغدر ان لم يعد نجسا لانه كان حين وقعت كثيرا وان جف اطرافه وبقى فى وسطه قليلا و عند ذلك وقع فيه نجس ثم دخل الماء حتى امتلأ و صار كثيرا غير انه لم يفض من جوانبه كى يطهر بالجريان فانه يبقى كما كان نجسا اه وهذا ما فى المنية كما تقدم وفى الخانية حوض عشر فى عشر و اسفله اقل منه جاز فيه الوضوء يعتبر فيه وجه الماء فان قل ماؤه و انتهى الى موضع هو اقل من عشر لا يجوز فيه الوضوء قال المحقق فى الفتح سقطت نجاسة فى عشر فى عشر ثم صار اقل فهو طاهر واذا تنجس حوض صغير فدخل ماء حتى امتلأ ولم يخرج منه شئ فهو نجس اه وفى الغنية الحاصل ان الماء اذا تنجس حال قلته لا يعود طاهرا بالكثرة وان كان كثيرا قبل اتصاله بالنجاسة لا يتنجس بها ولو نقص بعد سقوطها فيه حتى صار قليلا فالمعتبر قلته و كثرته وقت اتصاله بالنجاسة سواء وردت عليه او ورد عليها هذا هو المختار اه وبينه فى التبيين بأوضح لفظ فقال العبرة بحالة الوقوع فان نقص بعد لا يتنجس وعلى العكس لا يطهر اه فالامام ملك العلماء رحمه الله تعالى ذكر الفصل الاول عن الامام ابى بكر الاسكاف الى قوله ثم بسط ماؤه وقوله المبسوط هو الماء النجس وقوله المجتمع هو الماء الطاهر فقوله قل ای صار قليلا و قد ينقطع به تعبيره بالمجتمع و ذكر الفصل الثانى من قوله ولو وقع فى هذا القليل عن الامام ابى القاسم الصفار و لذا قال عاود الماء حتى امتلأ وليست مقالة ابى بكر ماخوذة فى مقالة ابى القاسم رحمهما الله تعالى ان كان يوهمه زيادة هذا فى هذا القليل وكذا قوله ثم عاود وقوله حتى امتلأ فان هذا شان حوض كبير نقص ماؤه فبقى فى موضع قليل و لم يم لهذا ذكر سابقا و الناقص لا يقال له المجتمع فالاشارة وقعت غير موقعه **وثانيا** على تسليم فلا شك ان كلامه فى الصورة الثانية من الصور الاربع اعنى الاختلاف صفة مع الاتحاد صورة دون الرابعة التى فيها كلامنا يقطع تعليله كلما دخل الماء صار نجسا مع قوله ولم يخرج منه شئ كما ستعرفه ان شاء الله تعالى والله تعالى اعلم

سوال پنجم ٥

اسی صورت میں پانی حصہ زیرین قلیل میں تھا اور اسوقت نجاست پڑی اور اوسے نکال کر یا بے نکالے بھر دیا گیا یا بارش و سیل سے بھر گیا کہ آب کثیر ہو گیا تو اب بھی اوپر کا حصہ پاک ہے یا نہیں اور حصہ زیرین کا کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

یہاں اکثر کتب میں منقول تو اسقدر ہے کہ اگر بھر کر ابل گیا کہ کچھ پانی باہر نکل گیا جب تو پاک ہو گیا کہ جاری ہو لیا ورنہ اوپر کا حصہ بھی ناپاک ہے اگرچہ مساحت کثیر میں ہو کہ نیچے کا حصہ جبکہ ناپاک تھا تو اوسمیں جتنا پانی ملتا گیا ناپاک ہوتا گیا اگر بھر کر ابل جاتا سب پاک ہو جاتا

مگر ایسا نہ ہوا تو ناپاک ہی رہا کہ ناپاک پانی کثرت مساحت سے پاک نہیں ہو سکتا اور بعض نے کہا پاک ہوجائیگا اور اسکی وجہ ظاہر نہیں بدائع سے امام ابوالقاسم صفار کا قول گزرا نیز عبارت منیہ فان امتلأ الصغیر نجسا ایضا الیٰ ہکان اوہمین اسکے بعد ہو وقیل لایصیر نجسا حلیہ میں ہے وجہہ غیر ظاہر غنیہ میں اتنا فرمایا والاول اصح **اقول** وباللہ التوفیق خیال فقیر میں یہاں ابحاث جلیلہ ہیں جنکو بقدر مساعدت وقت چند تاصیلات وتفریعات میں ظاہر کرے اللہ المعین وبہ استعین

اصل ۱ ہر مائع یعنی بہتی چیز کہ ناپاک ہوجائے پانی یا اپنی جنس طاہر کے ساتھ بہنے سے پاک ہو جاتی ہے وقد حققہ فی ردالمحتار بما لامزید علیہ **اصل ۲** آب کثیر کے حکم جاری ہونے میں جس طرح طول عرض یا مساحت یا ایک مقدار عمق بھی ضرور ہے جاری ہونے کے لیے انمیں سے کچھ شرط نہیں مینہ کا پانی جبتک برس رہا ہے جاری ہے اگرچہ گرہ بھر کے پرنالہ سے آرہا ہو کما نصوا علیہ فی ماء السطح ولہذا یہ حکم ہر برتن کو شامل ہے مثلاً کٹوری یا تھالی میں ناپاک پانی ہو پاک پانی اوپر سے ڈالیے یہاں تک کہ بھر کر ابلنے لگے پانی اور برتن سب پاک ہوجائینگے امام ملک العلماء نے بدائع آخر فصل ما یقع بہ التطہیر میں فرمایا الحوض الصغیر اذا تنجس قال الفقیہ ابوجعفر الہندوانی رحمہ اللہ تعالٰی اذا دخل فیہ الماء الطاہر وخرج بعضہ یحکم بطہارتہ بعد ان لا تستبین فیہ النجاسۃ لانہ صار جاریا وبہ اخذ الفقیہ ابواللیث وعلی ہذا حوض الحمام او الاوانی اذا تنجس اھ

اصل ۳ اس حکم جریان کے تین رکن ہیں دخول خروج معیت یعنی مثلاً پانی ایک طرف سے داخل ہو اور دوسری طرف سے کچھ حصہ خارج ہو اور وہ نکلنا اسی داخل ہونے کی حالت میں ہو اگرچہ ابتدائے دخول میں نہ ہو لوٹے میں ناپاک پانی ہے اوپر سے پاک پانی ڈالیے ٹونٹی سے وہی ناپاک پانی نکال دیجیے تو صرف خروج بلا دخول ہوا یا آدھے لوٹے میں ناپاک پانی ہے پاک پانی سے بھر دیجیے کہ کچھ نکلے نہیں تو محض دخول بلا خروج ہوا یا پاک پانی بھرنے کے بعد جھکا کر ٹونٹی سے کچھ نکال دیجیے تو خروج بحالت دخول نہ ہوا ان تینوں صورتوں میں طہارت نہ ہوگی بلکہ پاک پانی ڈالتے رہیے یہاں تک کہ بھر کر ابلنا شروع ہو اس وقت پاک ہوگا کہ ایک وقت وہ آیا کہ خروج ودخول کی معیت ہوگئی اگرچہ برتن بھرنے تک صرف دخول بلا خروج تھا تبیین فتح میں ہے ولو تنجس الحوض الصغیر بوقوع نجاسۃ فیہ ثم دخل فیہ ماء اٰخر وخرج الماء منہ طہر وان قل اذا کان الخروج حال دخول الماء فیہ لانہ بمنزلۃ الجاری بحر میں اسکے مثل لکھکر فرمایا صححہ فی المحیط وغیرہ وقال السراج الہندی وکذا البئر واعلم ان عبارۃ کثیر منہم تفید ان الحکم اذا کان الخروج حالۃ الدخول وہو کذلک فیما یظہر لانہ حینئذ یکون فی المعنی جاریا لکن ایاک ان تغلط بانہ لو کان الحوض غیر ملاٰن فلم یخرج منہ شیئ فی اول الامر لا یکون طاہرا اذ غایتہ انہ عند امتلائہ قبل خروج الماء منہ نجس فیطہر بخروج القدر المتعلق بہ الطہارۃ اذا اتصل بہ الماء الجاری الطہور کما لو کان ممتلئا ابتداء ماء نجسا ثم خرج منہ ذلک القدر لاتصال الماء الجاری بہ کذا فی شرح المنیۃ اھ

بر یحلیۃ الامام ابن امیر الحاج ۔ ان علما نے مواضع ضرورت میں اخراج کو بھی خروج رکھا ہے جیسے حمام کا حوض کہ اوسمیں کسی نے ناپاک ہاتھ ڈال دیا اگر لوگ اوسمیں سے پانی لے رہے ہیں ۔ اگر نل سے پانی اوسمیں نہیں آتا یا نل سے پانی آرہا ہے مگر لوگ اوسمیں سے پانی نکال نہیں رہے ہیں تو ناپاک ہوجائیگا کہ خروج یا دخول ایک پایا گیا اور اگر اودھر نل سے پانی آرہا ہے اور ادھر لوگ نکال اوسمیں سے لینا برابر جاری ہے کہ پانی کی جنبش ساکن نہیں ہونے پاتی تو جاری کے حکم میں ہے ناپاک نہ ہوگا اسی پر فتوے ہے ہندیہ میں ہے حوض الحمام طاھر فان ادخل رجل یدہ فی الحوض وعلیھا نجاستہ ان کان الماء ساکنا لایدخل فیہ شیئ من انبوبہ ولا یغترف منہ انسان بالقصعۃ یتنجس وان کان الناس یغترفون ولا یدخل من الانبوب ماء او علی العکس فاکثرھم علی انہ یتنجس وان کان الناس یغترفون ویدخل من الانبوب فاکثرھم علی انہ لا یتنجس ھکذا فی فتاوی قاضی خان وعلیہ الفتوی کذا فی المحیط اسی طرح وضو کے حوض میں بھی اگر نالی سے پانی آرہا ہے اور لوگ برابر لے رہے ہیں کہ پانی ٹھہرنے نہیں پاتا ناپاک نہ ہوگا عالمگیریہ میں ہے حوض صغیر تنجس فدخل الماء الطاھر من جانب وسال ماء الحوض من جانب اٰخر کان الفقیہ ابو جعفر رحمہ اللہ تعالٰی یقول کما سال یحکم بطھارۃ الحوض وھو اختیار الصدر الشھید رحمہ اللہ تعالٰی کذا فی المحیط وفی النوازل وبہ ناخذ کذا فی التتارخانیۃ وان دخل الماء ولم یخرج ولکن الناس یغترفون منہ اغترافا متدارکا طھر کذا فی الظھیریۃ والغرف المتدارک ان لایسکن وجہ الماء فیما بین الغرفتین کذا فی الزاھدی اسکی دوسری سند فتاوی خلاصہ سے آتی ہے علامہ خیر رملی نے کو آن بھی اسی حکم میں داخل کیا جب کہ سوتوں سے پانی اوبل رہا اور اوپر سے برابر چرخ چل رہا اور ادھر سے آتا ادھر سے نکل رہا ہو اس حالت میں نجاست سے ناپاک نہ ہوگا ہاں نجاست مرئیہ اوسمیں رہنے دی اور پانی کھینچنا اتنی دیر موقوف ہوگیا کہ پانی ٹھہر گیا جنبش جاتی رہی تو اب ناپاک ہوجائیگا منحۃ الخالق میں ہے والحق ان الجاری حوض الحمام قال الرملی اقول وبالاولی الحاق الاٰبار المعینۃ التی علیھا الدوالی بلا دنا اذ الماء ینبع من سفلھا والغرف فیھا بالقوادیس متدارک فوق تدارک الغرف من حوض الحمام فلاشک فی ان حکمھا حکم الجاری فلو وقع فی حال الدوران فی البئر والحالۃ ھذہ نجاسۃ لا ینجس تامل واللہ تعالٰی اعلم الاصل اقول اگرچہ مذہب صحیح میں اس خروج کیلئے کوئی مقدار نہیں بلکہ ادنٰی سیلان کافی ہے جیسا کہ تقدم عن البدائع وغیرہ بعضہ وعن التبیین والفتح والبحر والحیط کما سال وھذا کاف الفتح حلیہ میں ہے فی المبتغی بالغین المعجمۃ ھو الصحیح وفی محیط رضی الدین ھو الاصح کذلک والبئر علی ھذا اولی الجاری ما اتصل بحاری الحلیہ حاری مگر شک نہیں کہ یہ بھی جبتک منتہی نہ ہو حکم جریان منقطع نہ ہوگا وہ حرکت احد مستمرہ ہے اور سکے بعض کو متحرک کو جاری اور باقی پر رکد و واقف ماننے کوئی معنی نہیں ولہذا ساغ لمن ارادان یزید انہ لم یکتف لحکم الجریان بمجرد السیلان بل شرط حرکۃ کثیرۃ یعتد بھا فلولا ان ھذا السائل من ذلک الماء المطلوب سیلانہ لم تنفع الزیادۃ فتاوے خلاصہ میں نقل فرمایا

لو امتلأ الحوض وخرج من نبجا الشط علی وجه الجریان حتی بلغ المشجرۃ یطہرها قدر ذراع او ذراعین فـ[۱] ظہیریہ میں تصریح فرمائی
کہ اس اعمال میں جو پانی نکل جائے گا وہ تو پاک ہو ہی گیا باہر نکلنے والا بھی طاہر مطہر ہے یہاں تک کہ پانی نکلتا جائے اور اس سے کوئی وضو کرتا جائے یا کہیں جمع
ہو کے بعد کسی برتن میں لے کر وضو کرے تو وضو صحیح ہو ظاہر ہے کہ اول سیلان کا پانی اتنا نہ ہوگا جس سے وضو ہو جائے۔ ردالمحتار میں ہے فی الظہیریۃ الصحیح انه
یطہر وان لم یخرج مثل ما فیه وان رفع انسان من ذلک الماء الذی خرج وتوضأ به جاز اھ قال ش لکن فی الظہیریۃ ایضا
حوض نجس امتلأ ماء فدخل الماء من جوانبه وخرج من جوانبه لا یطہر وقیل یطہر اھ وفیها فلو امتلأ فتشرب الماء فی جوانبه لا یطہر ما لم یخرج
الماء من نبجا اخر اھ وفی الخلاصۃ المختار انه یطہر وان لم یخرج مثل ما فیه فلو امتلأ الحوض وخرج من نبجا الشط الی اخر ما
نقلنا واوضح الکلام علی قوله فلیتأمل اھ وذکر بعده مسألۃ طہارۃ الاوانی فقال اہل المحق نحو القصعۃ بالحوض
فاذا کان فیها ماء نجس ثم دخل فیهما ماء جار حتی طف من جوانبهما هل تطہر هی والماء الذی فیها کالحوض ام لا لعدم
الضرورۃ فی غسلها توقف فیه ثم رأیت فی خزانۃ الفتاوی اذا فسد ماء الحوض فاخذ منه بالقصعۃ وامسکها تحت
الانبوب فدخل الماء وسال ماء القصعۃ فتوضأ به لا یجوز لانه فی الظہیریۃ فی مسألۃ الحوض لو خرج من جانب اخر لا یطہر
ما لم یخرج مثل ما فیه ثلاث مرات کالقصعۃ عند بعضهم والصحیح انه یطہر وان لم یخرج مثل ما فیه اھ فالظاہر ان
ما فی الخزانۃ مبنی علی خلاف الصحیح ویؤیده ما فی البدائع وعلی هذا حوض الحمام والاوانی اذا تنجس اھ ومقتضاه انه علی القول الصحیح
تطہر الاوانی ایضا بمجرد الجریان فاتضح الحکم ولله الحمد وبقی شیء اخر سئلت عنه وهو ان لو تنجس فافرغ فیه رجل
ماء حتی امتلأ وسال من جوانبه هل یطہر بمجرد ذلک والذی یظہر لی الطہارۃ اخذا مما ذکرنا هنا ومما مر من انه لا یشترط
ان یکون الجری بمدد نعم علی ما قدمنا عن الخلاصۃ من تخصیص الجریان بان یکون اکثر من ذراع او ذراعین یتقید
بذلک هنا لکنه مخالف لاطلاق غیره طہارۃ الحوض بمجرد الجریان اھ مختصرا **اقول** قد افادوا اجادوا واوضح المراد
کما هو دأبه علیه رحمۃ الکریم الجواد لکن عبارۃ الخلاصۃ هکذا اما حوض الحمام اذا وقعت فیه نجاسۃ قال فی التجرید عن
ابی حنیفۃ رضی الله تعالی عنه انها لا تستقر وهو کالماء الجاری فان تنجس حوض الحمام فدخل الماء من الانبوب و
خرج من الجانب الاخر فهو کالحوض الصغیر وفیه اقاویل یستأتی ولا بأس بحوض الحمام للرجال والنساء وفی الفتاوی حوض
الماء اذا اغترف رجل منه وبیده نجاسۃ وکان الماء یدخل من انبوبه فی الحوض والناس یغترفون من الحوض غرفا متدارکا لم
یتنجس۔ الحوض الصغیر اذا تنجس فدخل الماء من جانب وخرج من جانب فیه اقاویل قال الصدر الشہید رحمه الله تعالی
المختار انه طاہر وان لم یخرج مثل ما فیه وکذا البئر ولو امتلأ الحوض وخرج من نبجا الشط علی وجه الجریان حتی بلغ
المشجرۃ یطہر ما قدر ذراع او ذراعین قال وفی لو خرج من النهر الذی دخل الماء فی الحوض لا یطہر اھ کلامه الشریف بلفظه المنیف

فقوله ولو امتلأ الحوض وهو كذلك بالواو لا بالفاء في نسختي الخلاصة القديمة وجدا ليس تتمة قول الصدر الشهيد ولا داخلا تحت المختار وقد قدمنا عن الهندية من المحيط عن الصدر الشهيد انه كما سال يطهر (۱۰۷۴) وقد وعد ان فيه اقاويل ستأتي فلو كان هذا تتمة لم يذكر الا قولا واحدا فوجب ان يكون هذا قولا اٰخر مقابل المختار ولا يمكن جعل ما ذكر من الفتاوى قولا اٰخر لان الكلام في حوض تنجس وتلك صورة عدمه وقد قدمنا مثلها عن التجريد فان كونها لا تستقر ليس الا للعرف المتدارك فليس في الخلاصة اختيار تخصيص الجريان باكثر من ذراعين حتى يعكر عليه بمخالفة اطلاقهم وانما حكاه قولا وجعل المختار هو الاطلاق اما عبارتا الظهيرية الاخيرتان **فاقول** فيما دخل الماء الحوض وملأه حتى طش منه على جوانبه على وجه الانتضاح الخفيف لا يلزم الامتلاء بدخول قوي عنيف ولا يصدق عليه السيلان من الجانب الاٰخر فليس فيهما ما ينافي عبارة الاولى الا ترى الى قوله في الثالثة لا يطهر ما لم يخرج من جانب اٰخر نياط الطهارة بمجرد الخروج فعلم ان ما ذكر لا يسمى خروجا من جانب اٰخر وما هو الا الانتضاح الذي ذكرنا هكذا ينبغي ان يفهم كلام العلماء ولله الحمد وبه ظهر ان قول العلامة ش في صدر المسألة حتى طفح من جوانبه حقه ان يقول حتى سال من الجانب الاٰخر فيما يزيد ما ذكر على الانتضاح اولا يبلغه ولا حاجة الى السيلان من جميع الجوانب انما اللازم الخروج من جهة المقابل للدخول فلو كان الحوض مائلا في ارض غير مستوية ودخل فيه الماء من جانب العالي فخرج من السافل كفى نعم لو صب في الجانب السافل فعلا منه لم يكف كما في اٰخر عبارة الخلاصة وبالله التوفيق

اصل ۱۵ اقول یہاں سے ظاہر ہوا کہ کسی محل کے جوف میں پانی کی حرکت اگرچہ گزون ہو اوس محل کے حق میں جریان نہ ٹھہریگی اوسکے بسن میں پانی کی جنبش اگرچہ باہر سے داخل ہونے سے ہوئی مگر اوس سے خارج تو نہوا تو جریان کے دو رکن نہ پائے گئے مگر اوس محل کے اندر اگر دوسرا محل صغیر ہو اور پانی اوسمیں جاکر اوس سے ابل دے تو اوسکے حق میں ضرور جریان ہو جائیگا کہ اوسمیں سب ارکان متحقق ہو گئے اگرچہ دوسرے کی جوف سے خروج نہوا مثلاً دیگ میں ایک کٹورا رکھا ہے کٹورے میں ایک مینگنی پڑ گئی وہ نکال کر پھینک دی اور کٹوری پر پانی بہایا کہ ابل کر نکل گیا گو دیگ سے نکلنا کیا معنی وہ بھری بھی نہیں تو بیشک کٹورا اور اوسکا پانی پاک ہو گیا کہ زمین پر یا دیگ کے اندر رکھے ہونے کو حکم میں کچھ دخل نہیں وھذا ظاھر جدا

اصل ۱۶ اقول اس جریان سے اگرچہ طہارت ہو جائیگی اور نجاست مرئیہ تھی اور نکال لی یا غیر مرئیہ تھی تو مطلقاً ہمیشہ طہارت رہیگی جبتک دوبارہ نجاست عارض نہو مگر اگر نجاست مرئیہ ہے اور نہ نکالی تو حکم طہارت اوسوقت تک ہے جبتک یہ جریان باقی ہے پانی تھمتے ہی ظرف اور اوسکے اندر کا پانی پھر ناپاک ہو جائینگے کہ سبب یعنی نجاست موجود ہے اور مانع کہ جریان تھا زائل ہو گیا وھذا ایضا بوضوحه غني عن الایضاح منحة الخالق میں شرح ہدیہ ابن العماد لسیدی عبدالغنی النابلسی قدس سرہ القدسی سے ہے اذا وضع السرقین

في مقسم الماء الى البيوت وجرى مع الماء في القسطل والماء نجس فاذا ركد الزبل في وسط القسطل وجرى الماء صافيا كان نظير ما لو جرى ماء الثلج على النجاسة او كان بطن النهر نجسا وجرى الماء عليه ولم يتغير احد اوصافه بالنجاسة فان ذلك الماء طاهر كله كذلك هذا فاذا وصل الماء الى الحياض في البيوت فان وصل متغيرا احد اوصافه بالزبل او عين الزبل ظاهرة فيه فهو نجس من غير شك فاذا استقر في حوض دون القدر الكثير فهو نجس وان صفا بعد ذلك في الحوض وزال تغيره بنفسه لانه ماء نجس والماء النجس لا يطهر بزوال التغير بنفسه لاسيما لو قدر كدر الزبل في اسفله وان استقر في حوض كبير فهو نجس ايضا مادام متغيرا فان زال تغيره بنفسه ايضا واما اذا استمر الماء جاريا وزال التغير في الحوض بالماء الصافي يطهر الماء كله سواء كان الحوض صغيرا او كبيرا وان كان الزبل في اسفله راكدا مادام الماء الصافي في ذلك الحوض يدخل من مكان ويخرج من مكان فاذا انقطع الجريان وكان الحوض صغيرا والزبل في اسفله راكدا فالحوض نجس اھ **اقول** كلام طيب من طيب طيب الله تعالى ثراه وقد اقره الشامي وغرضنا يتعلق ههنا بجملته الاخيرة غير ان قوله وجرى معه الماء فالماء نجس محمول على ما اذا تغير فان المحقق المعتمد ان الجاري لا ينجس ما لم يتغير حتى موضع المرئية وكذا الكثير الملحق به على المعتمد رجحه المحقق على الاطلاق وقال تلميذه قاسم انه المختار ورد واستحسنه تلميذه الآخر ابن امير الحاج وايده بالحديث وكذا ايده سيدي عبد الغني وهو ظاهر المتون شرح وفي الدر عن جامع الرموز عن جامع المضمرات عن النصاب عليه الفتوى وفي ش عن البحر عن الحلية عن النصاب به يفتى فاذا كان هو الثابت بالحديث وهو ظاهر المتون وعليه الفتوى فقد سقط ما سواه ثم قوله رحمه الله تعالى الماء النجس لا يطهر بزوال التغير بنفسه **فاقول** هذا ما ذكره في غير الجاري لقول الخلاصة ماء نجس جعلوه في نهر كبير ان كان كثيرا بحيث لا يتغير لا يتنجس وان تغير تنجس ويطهر بساعة يعني اذا انقطع اللون والرائحة اھ زاد في نسخة ما نصه في نسخة القاضي الامام رحمه الله تعالى اھ اي هذا مذكور في نسخته والمراد به الامام فقيه النفس ولم اره في فتاواه والله تعالى اعلم ولقول سيدي نفسه اذا ركد الزبل في وسط القسطل وجرى الماء صافيا طهر وفي رد المحتار في ديارنا انهار المساقط تجري بالنجاسات وترسب فيها لكنها في النهار تتغير ولا كلام في نجاستها حينئذ وفي الليل يزول تغيرها فيجري فيها الخلاف في جريان الماء فيها فوق النجاسة قال في خزانة الفتاوى ومن لو كان جميع بطن النهر نجسا فان كان الماء كثيرا لا يرى ما تحته فهو طاهر والا فلا وفي الملتقط قال بعض المشايخ الماء طاهر وان قل اذا كان جاريا اھ **اقول** ما في الملتقط مبني على الصحيح المفتى به وما في الخزانة على القول الآخر الدائر في كثير من الكتب ان الجاري ان جرى نصفه او اكثر على نجاسة مرئية تنجس وهي المرادة في الخزانة لقول الهندية عن المحيط اذا كانت الجيفة ترى من تحت الماء لقلة الماء لا لصفائه كان الذي يلاقيها اكثر اذا كان يسد عرض الساقية وان كانت لا ترى او لم تاخذ الا الاقل من النصف لم يكن الذي يلاقيها اكثر اھ واياك ان تظن ان كلام الخزانة على ظاهر اطلاقه ولو تنجس بطن النهر بغير

مرئیۃ توھما ان بطن النھر اذا کان نجسا وھو یری فقدم الماء کلہ علی نجاسۃ مرئیۃ وان کان لا یری لکثرۃ الماء والکدرۃ فانما جری علی غیر مرئیۃ فلا یتأثر بالتغیر وذلک لان العبرۃ بالنجس لا المتنجس کما بینہ فی فتاوینا لکن لقائل ان یقول ان العلۃ فی غیر المرئیۃ انہ اذا لم یظہر اثرھا علم ان الماء ذھب بعینھا کما فی البحر وغیرہ اما ھھنا فبطن النھر کلہ نجس فالماء اینما ذھب لاقی الانجاس تأمل ولا حاجۃ فان الفتوی علی عبرۃ الاثر مطلقا فی الجاری والکثیر معا نعم ظاھر کلام سیدی وتقریر الشامی ھھنا ان الکثیر الملحق بالجاری لا یلحق بہ فی التطہر بزوال التغیر لقولہ واذا استقر فی حوض کبیر فھو نجس وان التغیر بنفسہ فلیحرر ولینظر وجہہ فان الذی فی المنیۃ من فصل الحیاض فی مسألۃ حوض الحمام ما نصہ الا تری ان الحوض الکبیر الحق بالماء الجاری علی کل حال لاجل الضرورۃ قال فی الحلیۃ الجملۃ من الذخیرۃ ام واللہ تعالی اعلم۔

اصل فتوی اس پر ہے کہ پانی کا عرض میں پھیلنا اوسکے جریان کو نہیں روکتا جبکہ پانی آگے نکلا جاتا ہو مثلاً نہ ورنہ حوض ہے اوس میں پانی ایک طرف سے آیا دوسری طرف سے نکل گیا جاری ہو گیا اگرچہ عرض میں تو ہاتھ پھیلنے کے لیے ضرور وقفہ درکار ہوگا اور اتنی جلد پانی اوس سے نہ نکل سکیگا جسقدر طبیعۃً چار پانچ کے عرض سے نکل جاتا ہندیہ میں ہے اذا کان الحوض صغیرا یدخل فیہ الماء من جانب ویخرج من جانب یجوز الوضوء من جمیع جوانبہ وعلیہ الفتوی من غیر تفصیل بین ان یکون اربعا فی اربع او اقل فیجوز او اکثر فلا یجوز کذا فی شرح الوقایۃ وھکذا فی الزاھدی ومعراج الدرایۃ بحر میں ہے فی معراج الدرایۃ یفتی بالجواز مطلقا واعتمدہ فی فتاوی قاضیخان فتاوے ذخیرہ وتتمۃ الفتاوی الصغری پھر حلیہ میں ہے علیہ الفتوی لان ھذا ماء جار بلکہ پانی کا گھومنا ایک دائرہ پر چکر کھانا جس طرح بھنور میں ہوتا ہے یہ بھی مانع جریان نہیں کہ بھنور پانی کو روک نہیں رکھتا چکر دیکر نکال دیتا ہے اور سے دوسرا پانی آتا اب اسی گھوما کر چھوڑ دیتا ہے یہ سلسلہ قائم رہنے کے باعث گمان ہوتا ہے کہ ایک ہی پانی گھوم رہا ہے یا غیر آب کے آلنے متمیز ہوسکتی ہے مثلاً اوپر سے لکڑی ڈالیجائے بھنور پر پہنچکر چکر کھا کر وسط طرف نکلجائیگی اور اگر بھنور قوی ہوا تو گھمانے میں گرداب لکڑے کو دیگا اور چکر دیکر نکال دیگا فسبحن من خلق ما شاء کیف شاء والحمد للہ فی ملکہ العمیا یشاء منیہ مسئلہ حوض حام در چاہ میں ہے الظاھر ان الماء لا یستقر فیہ مثلہ بل یدور حولہ ثم یخرج فیکون کالجاری حلیہ میں ہے کذا فی الذخیرۃ وتتمۃ الفتاوی الصغری حکایۃ عن الشیخ الامام ابی الحسن الرستغفنی

اصل ۸ حوض وغیرہ کے جریان میں اگرچہ خروج لازم تھا مگر ملحق بالجاری یعنی دہ دردہ میں اسکی حاجت نہیں گرمیوں کے خشک تالاب میں جانوروں کے گوبر وغیرہ نجاستیں پڑی ہیں برسات میں پانی آیا اور اوسے بھر دیا اگر تالاب کے جوف میں جہاں سے پانی نے گزر کر اوسے بھرا نجاست ہے جب تو سارا تالاب نجس ہوگیا اگرچہ کتنا ہی بڑا ہو جبتک بھر کر ابل نہ جائے **اقول** اسلیے کہ جب بارش یا بہاؤ کا پانی اوسکے جوف میں داخل ہوا اب جبتک کہ اوسکے بطن میں متحرک رہیگا جاری نہ کہلائیگا کہ جریان کے لیے خروج شرط ہے اور یہ غیر جاری پانی نجاست سے اوسوقت ملا کہ ہنوز دہ دردہ نہ تھا کہ جوف میں اس کے

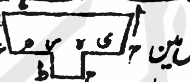
نہ حل پذیر ہجاستیں تھیں تو بھی نہ جاری ہے نہ کثیر اوجہ مرنا پاک ہوگیا اوس میں جتنا پانی آتا گیا ناپاک ہوتا گیا اور جس پانی کثیر جیسا پاک نہیں ہو سکتا جب تک جاری نہ ہو جائے اور اگر وخل آب میں اتنی دور تک نجاست نہیں کہ تا تنک آنے والے پانی کے عرض طول کا سطح ۱۰×۱۰ تک پہنچ گیا اوسکے بعد نجاست سے ملا تو اب ناپاک نہ ہوگا کہ کثیر ہو کر ملا اگرچہ چوفت سے باہر گیا **اقول** ۱۰۸۸ وھذا فرع ظاھر من المسألۃ مبتنیۃ علی الاصل الثالث لا علی خلافیۃ مرور نصف الماء او اکثرہ علی نجاسۃ مرئیۃ فلن الفتوی فیھا علی الطہارۃ مطلقا ما لم یتغیر نعم ان لقی الماء النجاسات فی طریقہ علی شاطیٔ الغدیر قبل ان یدخلہ کان علی الخلافیۃ لانہ جار بخلاف المتراجع فی بطن الغدیر کا علت فتاوی خانیہ و خزانۃ المفتین اور محیط پھر حلیہ نیز خلاصہ و فتح القدیر میں فتاوی اور بحر و ہندیہ میں فتح اور غیاثیہ نیز ذخیرہ پھر حلیہ میں فتاوی اہل سمرقند سے ہے واللفظ لفقیہ النفس غدیر عظیم یبس فی الصیف و راثت الدواب فیہ زاد فی الخلاصۃ والفتح والذخیرۃ والناس ثم دخل فیہ الماء وامتلأ ینظر ان کانت النجاسۃ فی موضع دخول الماء فالکل نجس وان اجتمع الماء فی مکان طاھر حتی صار عشرا فی عشر ثم تعدی الی موضع النجاسۃ کان الماء طاھرا والنجس منہ ما ظھر فیہ اثر النجاسۃ وقال فی الذخیرۃ لان الماء صار کثیرا قبل ان یتنجس فلا یتنجس بعد ذلک لاتصال النجاسۃ بہ زاد فی الخانیۃ وکذا الغدیر اذا قل ماؤہ فصار لہ حکم الماء و وقعت نجاسۃ ثم دخل الماء الی ان صار الماء الجدید عشرا فی عشر قبل ان یصل الی النجس کان طاھر ایسا ہی جمیل خلاصہ میں ہے **اقول** ۱۰۸۹ وباللہ التوفیق یک فائدہ نفیسہ ہے کہ شاید اس تحریر فقیر کے سوا دوسری جگہ نہ ملے اثر نجاست قبول نکرنے کو پانی کا جریان چاہیے سیلان کافی نہیں سائل و جاری میں عموم و خصوص مطلق ہے ہر جاری سائل ہے اور ہر سائل جاری نہیں دیکھو بطن حوض میں جو پانی نل سے داخل ہوا اور ابھی کنارے تک پہنچا اوسوقت ضرور سائل ہے مگر جاری نہ ٹھہرا جبتک دوسری طرف سے نکل نجائے اور اسپر دلیل قاطع آب وضو ہے کہ وہ اعضائے وضو پر سائل ہے فانہ غسل ولا غسل الا بالاسالۃ مگر جاری نہیں ورنہ ۱۰۹۰ مستعمل نہوتا کہ آب جاری استعمال تو استعمال نجاست سے متاثر نہیں ہوتا جبتک متغیر نہو یونہی بدن یا کپڑے کی ناپاکی جس پانی سے دھوئی اوس نے بدن یا ثوب پر سیلان ضرور کیا ورنہ استخراج نجاست نکرتا مگر جاری نہیں ورنہ ناپاک نہ ہوجاتا حالانکہ تین بار دھونے میں امام کے نزدیک تینوں پانی ناپاک ہیں اور صاحبین کے نزدیک دو ناپاک ہیں تیسرا جب بدن یا کپڑے سے جدا ہوجائے پاک ہے تنویر میں ہے طاھر وارد علی نجس نجس کعکسہ رد المحتار میں ہے الوارد یشمل ما اذا جری علیھا وھی علی ارض او سطح وما اذا صب فوقھا فی انیۃ بدون جریان بحر الرائق میں ہے القیاس یقتضی تنجس الماء باول الملاقاۃ للنجاسۃ لکن سقط للضرورۃ سواء کان الثوب فی اجانۃ واورد الماء علیہ او بالعکس عندنا فھو طاھر فی المحل نجس اذا انفصل سواء تغیر اولا وھذا فی الماء ین اتفاقا اما الثالث فھو نجس عندہ لان طہارتہ فی المحل ضرورۃ تطہیرہ وقد زال وطاھر عندھما اذا انفصل والاولی فی غسل الثوب النجس وضعہ فی الاجانۃ من غیر ماء ثم صب الماء علیہ لا وضع الماء اولا خروجا من خلاف الامام الشافعی فانہ یقول بنجاسۃ الماء رد المحتار میں اسکے بعد فرمایا ولا فرق علی المعتمد بین الثوب المتنجس

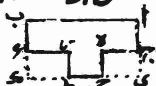
والعضو لمط لو یشیر الی خلاف ابی یوسف لاشتراط الصب فی العضو کما فی البدائع **اقول** وظاهر التعلیل بنصرہ وتطهیر الثوب النجس طاهر فی حق ذلك الثوب لا غیر فلو وضع الثوب النجس فی اجانة وصب الماء فوقع فیه ثوب اٰخر طاهر تنجس وان لم ینفصل الماء عن الثوب الاول بعد لان ما کان بضرورة تتقدر بقدرها فمن کان یصلی وقطر فیه دائرة فی الاجانة فاصابه اکثر من الدرهم وهو یتحرک بتحرکه لم تجز صلاته هذا ما ظهر فلیحرر واللّٰه تعالٰی اعلم اس نفیس فائدہ سے اصل ۳ پر یہ توہم زائل ہوگیا کہ پانی تالاب کے اس کنارے سے اوس کنارے تک بہتا پہنچا پھر جاری کیوں نہ ہوا سیلان ہے جریان نہیں بعونہ تعالٰی فرق کھل گیا جو حاصل یہ ہے کہ اگر تالاب کے اندر مدخل آب کے قریب نجاست ہے اور پانی اوس پر ہوکر گزرا ناپاک ہوگیا کہ وہ سائل ہے جاری نہیں اور تالاب کے باہر زمین پر کنارے کے قریب نجاست ہے اور پانی اوس پر گزرتا تالاب میں داخل ہوا تو ناپاک نہ ہوا جبتک وصف نہ بدلے کہ وہ جاری ہے اور اسکی نظیر وہ مسئلہ ہے کہ جوف زخم کے اندر خون کا سیلان معتبر نہیں جوف سے باہر بہے تو ناقض وضو ہے فافہم یہی مبنی ہے اوس مسئلہ کا کہ استنجا کرنے کو لوٹے سے پانی کی دھار ڈالی ہاتھ تک پہنچنے سے پہلے اوس دھار پر پیشاب کی چھینٹ پڑگئی دھار ناپاک نہ ہوگی کہ جاری ہے اور یہی دھار استنجا کرنے سے ناپاک ہو جائیگی کہ اب جاری نہیں ردالمحتار میں ہے قال فی الضیاء ذکر فی الواقعات الحسامیة لو اخذ الاناء فصب الماء علی یدہ للاستنجاء فوصلت قطرة بول الی الماء النازل قبل ان یصل الی یدہ قال بعض المشائخ لاینجس لانه جار قال حسام الدین هذا القول لیس بشیئ والا لزم ان تکون غسالة الاستنجاء غیر نجسة قال فی المضمرات وفیه نظر والفرق ان الماء علی کف المستنجی لیس بجار والنازل من الماء قبل وصوله الی الکف جار ولا یظهر فیه اثر القطرة فالقیاس ان لا یصیر نجسا وما قاله حسام الدین احتیاط اھ ویؤید عدم التنجس ما ذکرنا من الفروع رحمه اللّٰه تعالٰی اھ ام **اقول** وتحرر فی الخلاصة عازیا للفتاوی وفی البزازیة ولم یحکوا خلافا فلو نصا فیما یتصل بالماء الجاری فی الفتاوی رجل یستنجی فلما صب الماء من القمقمة علی یدہ الا ان الماء الذی یسیل من القمقمة البول قبل ان یقع علی یدہ بعض ما خرج فهو طاهر اھ قال ش بخلاف مسألة الجیفة فان الماء الجاری علیها لم یذهب بالنجاسة ولم یستهلکها بل هی باقیة فی محلها وعینها قائمة علی ان فیها اختلافا ولهذا استدرك الشارح بقوله ولکن قدمنا ان العبرة للاثر اھ کلام الشامی وقدمنا ان ما استدرك به الشارح هو المفتی به المعتمد واللّٰه تعالٰی اعلم **اصل ۱۰** ہماری کتابوں میں اتنا فرماتے ہیں کہ پانی نجاست پر وارد ہو یا نجاست پانی پر دونوں کا یکساں حکم ہے کما تقدم عن التنویر وذکر مثله البحر الغفیر فی الغرر الوردیة کالمورد **اقول** وباللّٰه التوفیق یہاں ایک فرق ہے غامض و دقیق اور تحقیق انیق ہے قبول کی حقیقت نجاست حقیقیہ کے لیے ایک دفع ہے اور ایک رفع دفع یہ کہ نجاست اثر نہ کرنے پائے اور رفع یہ کہ نجاست کا اثر موجود زائل ہوجائے دفع جاری وکثیر کے ساتھ خاص ہے اور رفع ہر مائع طاہر مزیل کے لیے اور ملاقات نجاست وآب کے ثمرے چار ہیں۔ اعمال۔ اہمال۔ انتقال۔ استیصال۔ اعمال یہ کہ نجاست اپنا عمل کرے۔ اہمال یہ کہ عمل نہ کرسکے

انتقال یہ کہ اوسکا اثر جس شے پر تھا اوس سے دوسری چیز کی طرف منتقل ہو جائے استیصال یہ کہ نجاست سرے سے فنا ہو جائے نجاست جب آبِ قلیل راکد یعنی غیر جاری پر وارد ہو تو صرف اعمال ہے یعنی اوسے ناپاک کر دیگی اور خود اوسمیں باقی رہیگی اور جب آبِ جاری یا کثیر پر ہو تو محض اہمال ہے یعنی باقی تو اوسمیں رہیگی مگر اثر کچھ نہ کر سکیگی وما ذکر من انتقالھا عند ائمۃ بلخ وبخارٰی وما وراء النھر فی الجواب الثالث فذاک انتقال فی المآل عن الماء اور جب آبِ راکد نجاست پر وارد ہو جیسے کپڑا یا بدن پاک کرنے مین تو یہان انتقال ہے یعنی نجاست اوس کپڑے یا بدن سے منتقل ہو کر اس پانی مین آجائیگی وہ پاک ہو جائیگا اور یہ ناپاک۔ اور جب آبِ جاری نجاست پر وارد ہو جیسے حوض وغیرہ کی صورتوان مین گزرا تو یہ صورت استیصال کی ہے یعنی وہ بھی پاک ہو گیا اور یہ پانی بھی پاک رہا نجاست کہین باقی ہی نہ رہی ہان جاری وکثیر اگر نجاست سے متغیر ہو جائین تو دونون صورتون مین قلیل راکد کی طرح ہین بالجملہ ورود آب بنجاست اگر یہ پانی صرف رافع ہو تو نجاست اوس شے سے دور کر کے اپنے اوپر لے لیگا کہ اسمین دفع کی قوت نہین اور اگر دافع بھی ہے تو فنا کر دیگا کہ اوس ناپاک شدہ شے سے رفع کی اور اپنے اوپر سے دفع کی اوسکے لیے کوئی محل ہی نہ رکھا اصل ۳ مین ظہیریہ کی عبارت گزری کہ حوض بھی پاک ہو گیا اور یہ پانی جو اوس سے باہر نکل گیا اسے اوٹھا کر کسی نے وضو کیا تو وضو ہو گیا ظاہر ہے کہ اعمال ہوا نہ انتقال ہوا کہ پانی خود بھی پاک رہا نہ اہمال ہوا کہ وہ ہوتا تو اوس وقت تک ہوتا کہ پانی بہہ رہا تھا جب ٹھہر گیا اور ہے قلیل تو نجاست اگر رہتی واجب تھا کہ عمل کرتی جیسا کہ اصل ۹ مین گزرا لیکن یہ بھی نہ ہوا اور اس پانی کو اوٹھا کر اس سے وضو جائز ہوا تو یہ نہیں مگر نجاست کا استیصال۔ اسی طرح تصریح فرمائی ہے کہ ناپاک زمین پر پانی بہایا کہ ہاتھ بھر بہہ گیا زمین بھی پاک ہو گئی اور یہ پانی بھی پاک ہے فی ردالمحتار عن الذخیرۃ عن الحسن بن ابی مطیع اذا صب علیھا الماء فجری قدر ذراع طھرت الارض والماء طاھر بمنزلۃ الماء الجاری قال ش فھذا نص فی المقصود وللّٰہ الحمد اھ یوہین تصریحات ہین کہ دو برتن ہین ایک مین مثلاً پانی یا دودھ پاک ہے دوسرے مین ناپاک دونون کی دھار ہوا مین ملا کر چھوڑی کہ ایک تیسرے برتن مین پہنچی یا دونون کو ملا کر مثلاً پاک پکی چھت بہایا کہ ایک دھار ہو کر بہے سب پاک ہو گیا خزانہ وخلاصہ خانیہ ردالمحتار مین ہے اناءان ماء احدھما طاھر والاٰخر نجس فصبا من مکان عال فاختلطا فی الھواء ثم نزلا طھر کلہ ولو اجری ماء الاناءین فی الارض صار بمنزلۃ ماء جار تقریر سابق سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ثمرۂ استیصال علی الاطلاق نجاست غیر مرئیہ مین ہے مرئیہ جبتک باقی ہے معدوم نہین کہی جا سکتی ہان کثیر وجاری مین اثر نہ کر سکیگی قلیل و راکد ہوتے ہی اپنا عمل دکھائیگی مگر یہ کہ اس سے پہلے نجاست نکال دی یا پانی مین مستہلک یا مٹی کی طرف مستحیل ہو گئی تھی کہ پہلی دو صورتون مین مرئیہ نہ رہی غیر مرئیہ ہو گئی اور پچھلی مین نجاست ہی نہ رہی منحۃ الخالق مین ہے قال العلامۃ عبدالرحمن افندی العمادی مفتی دمشق فی کتابہ ھدیۃ ابن العماد قال صاحب مجمع الفتاوی فی الخزانۃ ماء الثلج اذا جری علی طریق فیہ سرقین ونجاسۃ ان تغیبت النجاسۃ واختلطت حتی لایری اثرھا یتوضؤ منہ یوہین خلاصہ وفتاوی سمرقند مین ہے شرح ہدیہ مین بعض کلام کو اس اصل ۲۰ پر زیادہ فرمایا فالحوض نجس الی ان یصل النجس الی قرارہ فی اسفل حاجۃ وھی الطین

الرسوب فان لم يكونا نجسا عينه وان كان الحوض كبيرا فالامر فيه يسير سنحه مبين يعنى اذا جرى بعد ذلك اولم يجر بصيرورته الزبل حمأة كما يعلم مما مر اهـ **اقول** تبين مما حققنا ان المراد بالماء فى قولهم ما ورد على نجس نجس كعكسه هو الماء الراكد القليل اذ به تستقيم القضية كن على عمومها وقد اشار اليه ملك العلماء حيث قال لا خلاف ان النجس يطهر بالغسل فى الماء الجارى وكذا بالغسل بصب الماء عليه واختلف هل يطهر بالغسل فى الاوانى قال ابوحنيفة ومحمد يطهر حتى يخرج من الاجانة الثالثة طاهرا وقال ابو يوسف لا يطهر البدن مالم يصب عليه الماء وفى الثوب عنه روايتان وجه قول ابى يوسف ان القياس يابى الطهارة بالغسل اصلا لان الماء متى لاقى النجاسة تنجس سواء ورد الماء على النجاسة او وردت النجاسة على الماء الا انا حكمنا بالطهارة لحاجة الناس فى الحاجة بحكم الطهارة عند ورود الماء على النجاسة فبقى ما وراء ذلك على القياس فعلى هذا لا يفرق بين البدن والثوب وجه الفرق له على رواية ان فى الثوب ضرورة اذ كل من تنجس ثوبه لا يجد من يصب عليه الماء ولا يمكنه الصب بنفسه وجه قولهما ان القياس متروك فى الفصلين لتحقق الضرورة فى المحلين اذ ليس كل من اصابته النجاسة يمكنه ان يجد ماء جاريا او من يصب عليه وقد لا يتمكن من الصب بنفسه مع ان ما ذكر من القياس غير صحيح لان الماء لا ينجس اصلا ما دام على المحل النجس اهـ مختصرا فقد افادتين از القضيتين فى غير الجارى اى وما فى حكمه من الكثير والعجب للمدقق العلائى حمل الكلام على الجارى فقال فى شرحه (ورد) اى جرى (نجس) اذا ورد كله او اكثره ولو اقله لا كجيفة فى نهر او نجاسة على سطح لكن قدمنا ان العبرة للاثر (كعكسه) اى اذا وردت النجاسة على الماء تنجس الماء اجماعا اهـ **اقول** بل لا يتنجس اجماعا اذا كان جاريا ما لم يتغير بها فالمراد الراكد القليل قطعا ولو حمل عليه لم يحتج فى الاولى الى تقييدها ولا الاستدراك عليها والعجب ان السادات الثلثة ح وط وش كلهم حملوه على ما يعم الراكد والجارى فاعترض الاولان على الشارح قائلين على قوله جرى هذا خاص بما اذا جرى على ارض او سطح ولا يشمل ما اذا صب على نجاسة لان الصب لا يقال له جريان مع ان الحكم عام فالاولى ابقاء المصنف على عمومه اهـ **اقول** اترون ماء جاريا او كثيرا ورد على نجس او بالعكس هل يتنجس بالورود فاين العموم واشار الثالث الى الجوابين فقال فسر الورود به ليتأتى له التفصيل والخلاف الذى ذكرهما والا فالورود اعم وايضا فالجريان ابلغ من الصب فصرح به ليعلم حكم الصب منه بالاولى فعلتوهم عدم ارادته اهـ **اقول** لا عموم وعلى فرضه كيف يصح تفسيره بخاص ليتأتى له تقييده وجعله خلافية بل كان عليه ان يبقيه على عمومه ويقول وان كان جاريا اذا ورد كله الخ يه جواب بزواہر بحمدہ تعالٰی عطیۂ سرکار رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہیں والحمد للہ على تواتر الائه وافضل الصلاة والسلام على سيد انبيائه وعليهم وعلى اله وصحبه واوليائه باقين دائمين بدوامه وبقائه امين والحمد لله رب العلمين جب یہ اصول عشرہ ممہد ہولیے اب تفریعات کی طرف چلیے **فاقول** وباللہ التوفیق

ف ۱ تطفل ۲۱۲ على رد المحتار
ف ۲ تطفل ۲۱۳ على ...
ف ۳ معروضة على ...
ف ۴ معروضة ۲۱۵ على العلامة ...
ف ۵ معروضة ۲۱۶ عليه

اس مسئلہ میں ۱۲ صورتیں ہیں اب چہارم میں حوض کی تقسیم فرماتے ہیں قسم دوم وہ کہ اسفل اوس کا جز ہو شکل اعلیٰ میں متمیز نہ ہو جیسے نصف دائرہ قسم چہارم
وہ کہ اسفل شکل جداگانہ ہو صغیر تابع جیسے پیالہ تھا جس کے ہر جہت سے کم ہو مستقل جیسے پیالہ تھا اوس سے زائد ہو مگر سب سے کم ہو حوض زیرین یا قابل اجرا یعنی وہ کہ پانی اوس کی
حد سے باہر کہ حوض بالا کے بطن میں بھرا ہو کہ باہر جو پانی آئیگا اوسکا بہاؤ اس حوض صغیر میں داخل ہو کر نکلنا نہ ٹھہریگا کہ اسکا اجرا ہو بلکہ حوض بالا ہی کے بطن میں متحرک
سمجھا جائیگا کہ جریان نہیں (اصل ۵ و ۵) ظاہر ہے کہ اگر دیگ میں ایک کٹورا رکھا اور نصف دیگ میں ناپاک پانی بھر آیا لبالب بھر دیے جب بھی کٹورے کا پانی پاک نہ ہوگا
نہ دیگ کا اور نمک کی کا اجرا نہ ہوا بخلاف اسکے صرف کٹورے میں پانی ہو اور اوس پر پاک پانی ڈالیں یہانتک کہ بھر کر بہا اور کٹورا اور اوسکا پانی پاک ہو جائیگا کہ اسکا اجرا ہو گیا
اگرچہ جوف دیگ میں (اصل ۲) دوسرا وہ کہ آگے اوبل کر بہنے کو جگہ نہ ہو جیسے اسی صورت میں  کہ اگرچہ پانی صرف ح ط تک ہو آگے منتہی تک
بلندی ہے۔ قابل اجرا وہ کہ پانی اسکے اندر اور آگے بہنے کو جگہ ہو — **قلت منتہی** یہ کہ حوض بالا کی فضا کہ
اس حوض زیرین کی محاذات میں ہو مع فضائے حوض زیرین دہ دردہ سے کم ہو جیسے اس شکل میں  کہ اب سو ہاتھ اور ح ط
کم ہو **کثرت منتہی** یہ کہ یہاں بھی دہ دردہ ہو جیسے اسی شکل میں جبکہ سطح ح ط سو ہاتھ اور سطح اب زائد ہو یا شکل سوم مذکور جواب چہارم میں کہ
اب و ح ط دونوں مساوی ہیں **کثرت مبدء** یہ کہ ناپاک پانی جہانتک بھرا ہو مثلاً بحال قابلیت اجرا ی سے ر تک یا بحال عدم قابلیت
ی سے م تک وہاں سے مدخل آب تک اتنی جگہ ہو کہ آنے والا پاک پانی دہ دردہ ہو کر ناپاک پانی سے ملیگا مثلاً آ سے جو پانی ح ط پر آیا اور پہلی صورت میں
م سے ناپاک پانی تھا تو ی تک پہنچنے سے پہلے سطح ح ط میں سو ہاتھ مساحت ہو اور دوسری صورت میں ی سے نجس پانی تھا تو ی سے اوپر سطح
ح ی میں دہ دردہ کی وسعت ہو **قلت مبدء** یہ کہ اتنی جگہ نہیں بلکہ دہ دردہ سے کم رہکر اوس سے ملے بہرحال نجاست مرئیہ پاک پانی داخل ہونے سے
پہلے نکال لی گئی تو **مخرجہ** ہے ورنہ **باقیہ** راسبہ خواہ طافیہ ظاہر ہے کہ حوض زیر بحث قسم دوم سے ہوگا یا چہارم سے اور چہارم تابع یا مستقل اور
دونوں قابل اجرا یا ناقابل یہ پانچ صورتیں ہوئیں اور ہر تقدیر پر مبدء کثیر ہوگا یا قلیل بر تقدیر دوم منتہی بھی قلیل ہوگا یا کثیر یہ تین ہو کر پندرہ[۱۵]
ہوئیں بہرحال نجاست غیر مرئیہ ہوگی یا مرئیہ اور مرئیہ مخرجہ یا باقیہ اور باقیہ راسبہ یا طافیہ یہ چار ہو کر ساٹھ[۶۰] ہوئیں ہر صورت حوض بالا بھر کر اوبلا
یا نہیں جملہ ایکسو بیس[۱۲۰]۔ اب ہم بتوفیقہ تعالیٰ انکا ضبط کریں کہ ہر تقسیم اوسی صورت میں آئے جس سے وہاں حکم مختلف ہو **فاقول** وباللہ
ربی استعین **اولاً** حوض اگر قسم دوم سے ہو یا قسم چہارم سے اور صغیر ناقابل اجرا تابع خواہ مستقل اور بہرحال کثیر المبدء نہ تھا نہ بھر کر اوبلا تو مطلقاً
سب ناپاک ہو گیا عام ازین کہ نجاست کسی قسم کی ہو اور منتہی قلیل ہو یا کثیر کہ جتنا پانی نجاست سے ملتا گیا نجس ہوتا گیا اور نجس کثیر ہو کر طاہر
نہیں ہو سکتا یہ تین صورتیں ہوئیں بلکہ ایک ہی کہ ناقابل اجرا سب کو شامل ہے اور تفصیلاً بلحاظ کثرت وقلت منتہی و اقسام نجاست چوبیس[۲۴] **ثانیاً** انہیں صور ثلثہ سے
پہلی دو صورتوں یعنی قسم دوم و ناجاری تابع میں اگر کثیر المبدء تھا یا بھر کر اوبلا تو مطلقاً سب پاک ہو گیا یہ چار صورتیں ہوئیں بلکہ وہی کہ
نامستقل دونوں کو شامل اور تفصیلاً بتیس[۳۲] کہ کثیر المبدء اوبلے یا نہیں اور اوبلنے والے قلیل المبدء میں منتہی قلیل ہو یا کثیر اور ہر ایک قسم
دوم سے ہو یا ناجاری تابع اور بہرحال نجاست کسی قسم کی **ثالثاً** انہیں کی صورت سوم جاری مستقل میں کثیر مبدء یا اوبلنے سے حوض بالا مطلقاً پاک رہیگا

کر اوس کا پانی ناپاک پانی سے کثیر ہو کر ملا (اصل ۸) یا بعد کو بہ گیا (اصل ۱) اور صغیر مطلقاً ناپاک ہونا چاہیے اگرچہ نجاست غیر مرئیہ ہو کہ بہا
نہیں اور مستقل ہے (جواب ۲) تو نجاست موجود اور سبب تطہیر مفقود بصورت کثرت مبدء تو واضح ہے اور صورت اعرابین بھی ظاہر ہے کہ اسکا
استقلال اوسکے اجزا کو اسکا اجزا ہونے سے مانع ہوگا اگر کہیے کہ مانع نہ ہوگا شکل  میں ح ح اور ی ک زمین کے
ٹکڑے جنہوں نے حائل ہو کر ہ ط کو ا ء سے ممتاز شکل کر دیا اگر ہٹا دیے جائیں تو شک نہیں کہ ا ب کا اجزا تمام شکل ا ک کا اجزا ہوگا
جسمیں ہ ط بھی داخل تو اوتنے ٹکڑے گم کر لینے سے اثر اجزا کہ ح ط تک پہنچا تھا ہ سے کیوں ختم ہو جائیگا تو جواب وہی ہے کہ وہ ٹکڑے
ہٹ جائیں تو ا ک شکل واحد میں سب پانی ایک ہی بخلاف اس صورت کے کہ اب دو شکلوں میں دو پانی ہیں فلیتأمل یہ دو صورتیں
ہوئیں اور اسی تفصیل اور اسی طرح تصویر پر رابعاً صغیر قابل اجرا تو نہ ہوگا مگر قسم چہارم سے کہ قسم دوم اصلاً قابل اجرا نہیں جبتک سارا حوض بھر کر نہ بہے ظاہر ہے کہ اب جو پانی اوس پر آئیگا ضرور
اوسے بھر کر بہا دیگا (اصل ۵) تو اسوقت اسکی طہارت میں کلام نہیں (اصل ۱) عالم میں کہ مستقل ہو یا تابع کہ اجرا طہارت کیلیے کوئی مقدار شرط نہیں (اصل ۲) اب اگر نجاست
غیر مرئیہ یا مخرجہ ہے تو خود نجاست کی کوئی وجہ نہیں کہ جریان اس نجاست کو فنا کر دیتا ہے (اصل ۱)، تو مطلقاً زیر و بالا دونوں حصے پاک ہیں اگرچہ مبدء کثیر ہو نہ
منتہی کہ جریان کے لیے کوئی حد خاص مقدر نہیں (اصل ۲) خواہ بھر کر اوبلے یا نہیں کہ ظاہر کر اجرا کی حاجت نہیں یہ چار صورتیں ہوئیں کہ قابل
اجرا تابع یا مستقل اور نجاست غیر مرئیہ یا مخرجہ بلکہ ایک ہی کہ قابل اجرا بعد نجاست غیر مرئیہ کہ بعد اخراج مرئیہ بھی غیر مرئیہ ہے اور
تفصیلاً چوبیس ہیں کہ ہر تقدیر پر مبدء کثیر ہو یا قلیل اور منتہی کثیر یا وہ بھی قلیل اور ہر صورت پر اوبلے یا نہیں **خامساً** اسی صورت قابل اجرا میں
نجاست باقیہ ہو تو مبدء یا منتہی کثیر ہونے کی حالت میں اگر نجاست طافیہ ہو مطلقاً دونوں حصے پاک رہیں گے صغیر تابع ہو یا مستقل
کبیر اوبلے یا نہ اوبلے کہ جریان صغیر نے اوسے پاک کر دیا اور وہ اگرچہ مستقل ہو نجاست کہ طافیہ تھی اوسمیں نہ رہی آب بالا کی طرف منتقل ہو گئی اور یہ آب بالا
اوسے بہانے والا اوس سے متاثر نہوا اگر کثیر تھا تو ظاہر (اصل ۸) اور قلیل تھا جب بھی بحالت جریان تو پاک تھا ہی (اصل ۲) اور یہ جریان منتہی
نہوا جبتک اس فضائے حوض کبیر کو کہ محاذات صغیر میں ہے بھر نہ دیا (اصل ۴) کہ عرض میں پھیلنا جریان کا مانع نہیں (اصل ۷) اور اسوقت
دہ در دہ ہو چکا تھا بہرحال قابل قبول نجاست نہوا یونہیں اگر راسبہ ہے اور صغیر تابع کہ اگرچہ وقوف جریان کے وقت نجاست اوسمیں موجود تھی
مگر آب بالا بوجہ کثرت متاثر نہوا اور یہ بوجہ تبعیت اوسکے ساتھ شئ واحد ہے تو پاک ہی رہیگا اور جریان بالا کی حاجت نہیں جیسے حوض قسم
دوم کا اسفل اگرچہ مساحت میں کتنا ہی کم رہ جائے اور اوسمیں نجاست موجود ہو جب اوپر کثیر ہے یا اجرا ہو جائے کوئی حصہ ناپاک نہ رہیگا
ہاں اس صورت میں اگر صغیر مستقل ہے تو کبیر کہ کثیر ہے پاک رہیگا اور صغیر پھر ناپاک ہو جانا چاہیے کہ اوس سطح کے بھرتے ہی جریان ٹھہر گیا
اور اسوقت نجاست خود اسمیں موجود ہے اور یہ تابع نہیں تو جریان بالا بھی اگر ہوا اسے مفید نہیں ہاں اگر مبدء و منتہی دونوں قلیل ہیں اور حوض بالا
بہا بھی نہیں تو مطلقاً دونوں حصے ناپاک رہینگے صغیر تابع ہو یا مستقل اور نجاست طافیہ ہو یا راسبہ کہ اگرچہ اجرائے صغیر نے اسے پاک کیا
اور اوسوقت تک وہ آنے والا پانی بھی پاک تھا مگر جریان ٹھہر اقلت پر تو آب قلیل ساکن میں نجاست موجود ہے خواہ بالا میں اگر طافیہ ہے یا

زیرین مین گر راسب تو وہ نجس ہو گیا (اصل ۲) اور دوسرا قلیل کہ اول مین نہین اور دوم مین بالا ہی اس آب نجس سے متصل ہے تو دونون نجس ہو گئے اور بعد کو پانی بڑھا لطن حوض مین متحرک ہوا تو وہ بلا اجرا نہوا (اصل ۲) دوم اس بڑھنے مین سیلان بھی ہو مگر جریان کے لیے کافی نہین۔

(اصل ۵) اما اگر حوض بالا بہا اور صغیر تابع ہے تو سب پاک اگرچہ نجاست راسبہ ہو لما مر انفا اور مستقل ہے تو صغیر بوجہ اتصال نجاست ناپاک ہونا چاہیے اگرچہ طافیہ ہو کہ وقوف جریان کے وقت بالا بسبب قلت ناپاک ہو گیا تھا اور یہ اوس سے متصل ہے جب بالا کا جریان ہوا وہ بوجہ استقلال اسکا جریان نہ ٹھہرنا چاہیے تو نجس ہی رہا اور کبیر بوجہ جریان خود پاک ہو گیا یہ ہو صورتین ہین کہ کثرت مبدء یا منتہے ہر ایک مین تین تین ہین طافیہ مطلق اور راسبہ مین صغیر تابع یا مستقل تو یہ تین قلت ہر دو مین تین ہین عدم جریان بالا مطلق اور جریان مین تبعیت و استقلال بلکہ چھ ہی ہین کہ دونون کثرتین وقوف علی الکثرۃ مین آگئین تو تفصیلا چوبیس کہ کثرت مبدء یا منتہے یا قلت ہو و ہر ایک مین نجاست طافیہ ہے یا راسب صغیر تابع ہے یا مستقل بالا بہا یا نہین آٹھ آٹھ ہو کر چوبیس ہوئین مجموع اکیسو بیس اور ضابطہ مین بیٹھی ہین بلکہ صرف بارہ **اختصر هذا الضابط اقول** ان کان جوف الحوض النجس لا یجری بدخول الماء الطاهر فان کثر المبدء او جری الکبیر طهر الکل او الصغیر تابعا او الکبیر فقط لو مستقلا والا تنجس الکل وان کان یجری به والنجاسة غیر مرئیة طهر الکل وان باقیة فان وقف عن الجریان کثیرا وهی طافیة او الصغیر تابع طهر الکل والا فالکبیر وحده وان وقف قلیلا ولم یجر الکبیر تنجس الکل وان جری طهر الکل او الصغیر تابعا او الکبیر فقط لو مستقلا **ضابط بروجہ دوم** متفرق کہ ہر حصہ کی طہارت کا جدا ضابطہ **اقول** طہارت بالا کی چار صورتین ہین آب طاہر کثیر ہو کر نجس تک پہنچے یا حوض بھر کر اوبل جائے یا صغیر کو بہالے اور نجاست غیر مرئیہ رہگئی ہو یا صغیر کو بہا کر وہ در دہ پر ٹھہرے اور طہارت زیرین تابع مطلقا تابع طہارت بالا ہے اور طہارت زیرین مستقل کو تین شرطین درکار اول اوسکا جاری ہونا دوم نجاست کا راسبہ نہونا سوم یا تو نجاست غیر مرئیہ ہو یا طافیہ ہو تو جریان بر کثرت پر ٹھہرے انھین کے اجتماع و افتراق سے زیر و بالا کی احکام پیدا ہونگے طہارت بالا کی اگر کوئی صورت نہ پائی جائے تو دونون مطلقا نجس ہین کہ اس مسئلہ مین نجاست بالا و طہارت زیرین معقول نہین اور اگر ان مین سے کوئی صورت متحقق ہو اور اوسکے ساتھ صغیر مستقل ہو تو اوسکی تینون شرطین جمع ہون تو سب پاک ہے اور اگر طہارت بالا کی کوئی صورت پائی گئی اور صغیر مستقل ہو اور اوسکی کوئی شرط منتفی ہو گئی تو اسفل ناپاک اعلی پاک **ضابط بروجہ سوم** کہ توزیع احکام کرے حکم تین ہین سب پاک سب ناپاک صرف حصہ بالا پاک۔ اس ضابطہ مین ہر حکم کی صورتین جدا کیجائینگی **فاقول** اگر آب طاہر نجس سے کثیر ہو کر ملا بعد کو اوبلا نجاست غیر مرئیہ مین صغیر کو بہالیا نہ باقیہ مین بہا کر دہ در دہ پر ٹھہرا تو ان اٹھائیس صور تو نمین دونون حصے مطلقا ناپاک ہین اور اگر حوض قسم دوم سے ہو یا چہارم مین صغیر تابع تھا مطلقا اجمالا نہو اور دونون صورتون مین آب طاہر کثیر ہو کر نجس سے ملا یا بعد کو اوبلا یا آب نجس حوض صغیر تابع خواہ مستقل مین قابل تھا اور نجاست غیر مرئیہ رہگئی تھی اگرچہ وہ دہ در دہ سے کم پر ٹھہرا یا مرئیہ مین وہ صغیر تابع تھا اگرچہ راسبہ ہو اور اوسے بہا کر کثرت پر ٹھہرا یا بعد

یا صغیر مستقل تھا اور نجاست طافیہ اور بہا کر کثرت پر ٹھہرا ان ستر صورتوں میں دونوں حصے مطلقاً پاک ہیں اور اگر صغیر مستقل تھا اور آنے والے پانی نے اوسے نہ بہایا کہ جگہ نہ تھی خواہ نجس پانی اوسکی حدود سے باہر نہ تھا یا بہایا تو نجاست راسبہ تھی یا وہاں دونوں صورتوں میں پانی اوس نجس سے کثیر ہو کر ملا خواہ صورت اخیرہ میں بہا کر کثرت پر ٹھہرا یا دونوں صورتوں میں بعد کو وا بلا یا نجاست طافیہ تھی اور قلت پر ٹھہر کر آخرین او بلا ان بائیس صورتوں میں اسفل ناپاک اعلی پاک **اقول اولاً** یہیں سے ظاہر ہوا کہ کلام علمائے کرام حوض قسم دوم میں ہے ورنہ بانوے صورتوں سے نقض وارد ہو جن میں سے ستر میں طہارت کل یقینی ہے اور بائیس میں طہارت اعلی تو یقینی نجاست اسفل میں اور حوض قسم دوم میں بیشک حکم یہی ہے کہ اعلی اسفل سب ناپاک صرف دو استثنا ہیں جنمیں سب پاک ہوگا ایک یہ کہ بھر کر ابل جائے یہ صراحۃ اونکے کلمات عالیہ میں مذکور حلیہ و بدائع و فتح سے گزرا امتلأ والخرج منہ شیئ دوسرے یہ کہ آنے والا پانی کثیر ہوکر اوس نجس سے ملے یہ بھی خود معلوم ہو کہ کثیر بے تغیر نجاست قبول نہیں کرتا تو اطلاق علمائے کرام صحیح و بے غبار ہے اور تحقیق بازغ و تنقیح بالغ یہی ہے جو بتوفیقہ عزوجل قلب فقیر پر القا ہوئی **ثانیاً** نیز یہ بھی واضح ہوا کہ قول دوم بھی بیوجہ نہیں بلکہ وہ اون ستر صورتوں پر محمول جنمیں سب پانی پاک رہتا ہے وباللہ التوفیق **ثالثاً** یہ بھی لائح ہوا کہ یہ محل ایک قول کی تصحیح دوسرے کی تضعیف کا نہیں بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں وللہ الحمد کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی وصلی اللہ تعالی وبارک وسلم علی المصطفی المرتضی وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ ما علت سماء ارضا والحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالی اعلم

تنبیہ جلیل وتشیید التفریع والتاصیل وعلی اللہ ثم علی رسولہ التعویل جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالتبجیل اصل سوم میں گزرا کہ دخول و خروج دونوں اسکے جریان کے رکن ہیں اور زمین سے جو نپا یا جائیگا جریان نہ ہوگا اور اصل نہم میں ردالمحتار و ضیاء و جامع المضمرات و بزازیہ و خلاصہ و فتاوی سے گزرا کہ لوٹے کی دھار جبتک ہاتھ پر نہ پہنچی جاری ہے حالانکہ یہ محض خروج بلا دخول ہے **اقول** وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق اسکی تنقیح و تطبیق ایک اور خلافیہ کی توضیح و توفیق پر مبنی ہے علما مختلف ہوئے کہ جاری ہونے کیلئے اوپر سے مدد آنا بھی ضرور ہے یا بلا مدد کسی مائع کا آپ بہنا بھی جریان ہے محقق علی الاطلاق نے اول کو ترجیح دی فتح میں فرمایا الحقوا بالجاری حوض الحمام اذا کان الماء ینزل من اعلاہ حتی لو ادخلت القصعۃ النجسۃ او الید النجسۃ فیہ لاینجس وہل یشترط مع ذلک تدارک اغتراف الناس منہ فیہ خلاف وذکر فی المنیۃ ثم لابد من کون جریانہ لمدد لہ کما فی العیون والنہر ہو المختار اھ ثم ذکر مسألۃ الاستنجاء بالقمقمۃ ونقل عن التجنیس النظر فیہ بعین ما نظر الامام حسام الدین ثم قال قال ای المصنف فی التجنیس ونظیرہ ما اوردہ المشایخ فی الکتب ان المسافر اذا کان معہ میزاب واسع (ای یسع کان یتوضأ فیہ) واداوۃ ماء یحتاج الیہ ولا یتیقن وجود الماء لکنہ علی طمع فمن ینبغی

ان یأمر احدا یصب الماء فی طرف المیزاب وھو یتوضؤ وعند الطرف الاٰخر اناء طاھر یجتمع فیہ الماء فانہ یکون الماء
طاھرا وطھورا لانہ جار قال رحمہ اللّٰہ تعالٰی نعم ھذا لیس بشیئ لان الجاری انما لا یصیر مستعملا اذا کان لہ مدد کالعین
والنھر وما اشبھہ فمما اشبھہ حوضان صغیران یخرج الماء من احدھما ویدخل فی الاٰخر فتوضأ فی خلال
ذلک جاز لانہ جار وکذا اذا قطع الجاری من فوق وقد بقی جری الماء کان جائزا ان یتوضأ بما یجری فی النھر
قبل استقرارہ اھ بالتقاط اور علامہ حدادی نے سراج وہاج اور علامہ سراج ہندی نے توشیح میں دوم کی تصحیح کی بحر وتنویر ودُر وغیرہا
میں اسی پر اعتماد کیا بحر میں بعد نقل ترجیح فتح فرمایا وفی السراج الوھاج وانہ لا یشترط فی الماء الجاری المدد ھو الصحیح اھ ثم ذکر
فی البحر عن التجنیس والمعراج وغیرھما مسألۃ جواز الوضوء بما یجری فی نھر سد من فوقہ ﴿اقول ای فیہ اوبہ﴾
اذا وقع فیہ نجس کما لا یخفی ثم رأیت فی الحلیۃ اخذ بمثلہ علی متنہ انقلا ظاھر عبارتھم فی ھذہ المسألۃ کما
فی الذخیرۃ وواقعات الناطفی اذا سد من فوق فتوضأ بما یجری فی النھر جاز انما یکون الوضوء فی النھر فکان علی المصنف
ان یذکر فیہ لان من الواضح جدا جواز الوضوء بہ جاریا کان او غیر جار خارجہ اما باغتراف او اخذ منہ بانا فلا یقع
التقیید ببقاء جریان الماء وقعا تشوھم علی کعبارۃ من ذکر مثلہ اھ اقول ای عتب علی المصنف فلم اذ کانوا ھم المعبرین
بالباء دون فی فھذا محل التفسیر لا الاخذ کما فعل الفقیر قال البحر فھذا یشھد لما فی السراج اھ اقول نعم
لکن لا ینبغی عزوہ للتجنیس فانہ لیس نحا الیہ بل ھو فی عداد ما رد علیہ کما یظھر من عبارۃ الفتح حیث نقل عن التجنیس
فی مسألۃ القمقمۃ ھذا لیس بشیئ ثم قال ونظیرہ فذکر مسألۃ المیزاب ثم قال وما اشبھہ وجعل منہ مسألۃ
الحوضین وھذہ المسألۃ ثم قال فی البحر وذکر السراج الھندی عن الامام الزاھد انہ لو حفر نھرا من حوض صغیر واجری الماء
فی النھر وتوضأ بذلک الماء فی حال جریانہ فاجتمع ذلک الماء فی مکان فحفر رجل اٰخر نھرا من ذلک المکان واجری الماء فیہ
وتوضأ بہ حال جریانہ فاجتمع فی مکان اٰخر ففعل رجل ثالث کذلک جاز وضوء الکل لان کل واحد انما توضأ بالماء حال جریانہ
والجاری لا یحتمل النجاسۃ ما لم یتغیر اھ اقول ای ان وقعت والحکمیۃ ان توضأ فیہ بغسل الاعضاء فلا یبنی علی نجاسۃ
المستعمل ثم ھذہ مثل مسألۃ الحوضین بل ھی ھی بعبارۃ ابسط وقد ذکرھا صاحب المنیۃ عن المحیط وفی الذخیرۃ عن القاضی
الامام علی السغدی وفی الخانیۃ وغیرھا وقال فی الحلیۃ المصنف نقل عن المحیط تقیید الجواز بما اذا کان بین المکانین مسافۃ
وان کانت قلیلۃ یوافقہ ما فی الخانیۃ تاویلہ اذا کان بین المکانین قلیل مسافۃ وفی مسألۃ الحفرتین (ای یخرج من احدھما
الماء ویدخل فی الاٰخر وھی مسألۃ الفتح) لو کان بینھما قلیل مسافۃ کان الماء الثانی (ای المجتمع فی الحفرۃ الاخری)
طاھرا لکن اقالہ خلف بن ایوب ونصیر بن یحیی وھذا لانہ اذا کان بین المکانین مسافۃ فالماء الذی استعمل الاول یرد علیہ ماء

جار قبل اجتماعه فی المکان الثانی فلا یظهر حکم الاستعمال[1114] (ای لا یثبت) اما اذا لم تکن بینهما مسافة فالماء الذی استعمل اولا وقبل ان یرد علیه ماء جار یجتمع فی المکان الثانی فیصیر مستعملا فلا یطهر بعد ذلك انتهی وهذا کله بناء علی نجاسة المستعمل اه **اقول**[1115] حوض یکری منه نهر فیجری فیه ماء فیجتمع فی مکان اخر کیف یتصور هذا من دون مسافة بینهما نعم یمکن فی الحفرتین ان تکونا متجاورتین یکون خروج الماء من احدهما دخوله فی الاخری **فان قلت** المراد مسافة فوق ما ینغمس فیها المتوضئ اعضاءه لیتحدر علی الارض بعد انفصاله عن اعضائه فیأتی علیه ماء اخر قبل دخوله فی المکان الثانی **اقول**[1116] اذ هو جار فلا یثبت اثره ولا یفتاق الی ان یجری علیه جار اخر فلو اجتمع من فوره فی المکان الثانی لکان طهورا فالوجه ان لا یجعل هذا تقییدا او لا تاویلا بل ایضاحا لما فی التصویر بکری النهر ویوجه بانه لولا ذلك لانقطع جریانه بدخوله فی بطن الثانی کما قدمنا تحقیقه ان الحرکة فی البطن سیلان لا جریان فیقع الوضوء فی الراکد فیفسد البناء علی مسألة فرق الملاقی[1117] کما فعلنا فلا حاجة الی البناء علی المهجور لکن جعل الحلیة مآل التسویة ثم ذکر السراج مسألة المیزاب بعز لها الشیخ الزاهد ابی الحسن الرستغفنی وقال فیها او بقوله ثم توضؤ فیه اه **اقول**[1119] ای الغسل به تیغرها جمله فی الفتح قال ان استعماله حصل حال جریانه والماء الجاری لا یصیر مستعملا باستعماله ثم قال السراج ومن المشایخ من انکر هذا القول وقال الماء الجاری انما لا یصیر مستعملا اذا کان له مدد کالعین والنهر قال والصحیح القول الاول ولیس مسألة ولیتقدم الناطفی فذکر مسألة سد النهر من فوق قال فان هناك لم یبق للماء مدد ومع هذا یجوز التوضؤ به اه **اقول**[1120] ولا تلبس ما قدمنا

علامہ نے رد المحتار میں اور رسائل سے اس قول دوم کی تائید کی فقال ویؤیده ایضا ما مر انه لو سال دم رجله مع العصیر لا ینجس خلافا لمحمد **قلت** المسألة فی الدر عن الشمنی وغیره وفی المنیة عن المحیط وفی الحلیة عن المجتبی وعن مختارات النوازل وهی مقیدة بان کان العصیر یسیل لم یظهر فیه اثر الدم کما نصوا علیه قال وفی الخزانة ذکرها ما قدمنا فی الاصل العاشر من مسألة اختلاط ماء الرائین فی الهواء او اجرائه فی الارض قال ونظمها المصنف فی تحفة الاقران قال وفی الذخیرة فذکر ما مر فی العاشر عن الحسن بن ابی مطیع یہاں تک یہ قول دوم میں سات مسئلے ہوئے حوض صغیر میں سے نہر کھود کر پانی بہا کر اوس میں وضو ۔ پرنالے میں پانی ڈلوا کر اوس میں وضو ۔ نہر کا اوپر سے اوس کا سیدھا باندھ دیا ہی اوس میں وضو ۔ شیرہ انگور نچوڑ رہا ہی اور وہ جاری ہے کچھ خون اوس میں ٹپک گیا جس کا اثر ظاہر نہ ہوا نجس نہ ہوگا ۔ پاک ناپاک برتنوں کے پانی ہوا میں ملا کر چھوڑے یا زمین میں بہائے دونوں پاک ہو گئے ۔ ناپاک زمین پر پانی بہایا ہاتھ بھر بہ گیا زمین بھی پاک پانی بھی پاک **اقول**[1121] ان سب سے صاف تر وہ مسئلہ ہے کہ برف پگھلا اور ایسے راستہ پر بہا جس میں گوبر وغیرہ نجاستیں ہیں اگر نجاسات کا اثر اوس میں ظاہر نہ ہوا اوس سے وضو ہو سکتا ہے وہو ما قدمنا فی الاصل العاشر عن المنیة عن الخزانة وعن الخلاصة عن الفتاوی شرح ہدیہ میں فرمایا هذا اصح علی

مسئلہ ۔ تطفل ۲۱ علی الحلیۃ ۔ تطفل ۲۲ علی الغنیۃ ۔ تطفل ۲۳ علی الحلیۃ ۔ مسئلہ

عدم اشتراط المد في الماء الجاري ثم اقول [١٢١] والاحسن الرجوع متوزعة على انحاء منها ما هو مؤيد ولا شك وهي مسألة نهر سد من فوق والتي زدت ومنها ما لا تأييد فيه اصلا وهما المسألتان الاوليان ولا ادري كيف اتفق الفريقان على جعلهما مما لا مدد له فانه انما يتوضؤ في النهر بين الحوضين او في الميزاب ولا شك ان الحوض الاعلى والاداوة يمدان ما وهما الادنى كيف اتفقوا على الحاق حوض الحمام بالماء الجاري اذا كان الماء من الانبوب نازلا والغرف متداركا وقد جزم به في الفتح ههنا كما رأيت فنظيره ما قدمنا عن العلامة ش في الاصل الرابع ان طهارة الدلو اذا افرغ فيه ماء حتى سال مبنى على عدم اشتراط المد ومنها ما للنزاع فيه مجال في كون اداءه الى التأييد فمن طرف خفي كما في الماء الممتزج في الهواء او الجاري على الارض في الخامسة والسادسة بمدة الصب كما في وكذلك في السابعة وان كان لفظ الذخيرة [١٢٣] صب عليها الماء فجرى قدر ذراع لا حتى جرى كي يدل ظاهرا على عدم انقطاع الصب الى هذه الغاية فان الفاحي ان لم تدل دلالة حتى غيرا نهما لا تدل ايضا على الانقطاع والاحتمال يقطع الاستدلال وكذلك فرع العصير فان لا مدلولا ما دام العصر قائما فان نقلت المسألة مرسلة فيشمل ما اذا انقطع العصر قلت [١٢٤] قالوا فيها والعصير يسيل فالاستشهاد بها يتوقف على كون السيلان الباقي بعد انقطاع المد جريانا وهو اول الكلام فان قلت نعم هو جريان بالاتفاق الم تسمع ما نقل في الفتح والتوشيح عن شارط المدد ان الماء الجاري انما لا يصير مستعملا اذا كان له مدد زاد السراج اما اذا لم يكن له مدد يصير مستعملا ام فقد سماه جاريا قلت [١٢٥] جعله في حكم الراكد والمقصود الحكم فلا شك ان المراد بسيلان العصير وجريان الماء ما لا يقبل اثر النجاسة ويطهر بعضه بعضا نعم [١٢٦] قد يقال في الخامسة والسادسة ان الامتزاج في الهواء او على الارض انما يكون بعد الصب فقد ربما يخرج الصب ممتزج فيحصل المزج الاخير بعد تمام الصب فلو لم يبق جاريا بعده نجس الممتزج الاخير كله وثانيا [١٢٧] الاشهر في حد الجاري ما يذهب بتبنة والاظهر ما يعد جاريا كما في الدر وهو الاصح كما في البدائع والتبيين والبحر والنهر والشلبي انهما صادقان على نهر سد من فوقه فانه يذهب بحزمة فضلا عن تبنة ولا يسوغ لاحد من اهل العرف ان يقول نهرا كد فمن العجب بعد ذكره اختيار اشتراط المدد الا ان يقال [١٢٨] ان الوضوء بغمس الاعضاء انما يكون فيما بعد السد منفصلا عنه لا في الاجزاء الملاصقة وما انفصل عن السد فله من فوقه مدد تامل وثالثا [١٢٩] يظهر لي والله تعالى اعلم ان ليس جريان الماء الا حركته بطبعه في فضاء وبقاؤه جاريا على محل واحد هو الذي يحتاج الى المدد لان الجاري لا يقف فلو لم يخلف المحل بالمدد يتجدد عليه امثاله فيستمر جاريا عامة ما دام المدد غير ان الجريان دافع لاثر النجاسة عن الماء ما استمر جاريا لا رافع له عنه فلو جرى

الماء المتنجس بنفسه بان كان في صبب بحمراه ففتح فقف او لم يطهر ابدا اذ لا بد للطهارة من جريانه مع الطاهر فجريان الطاهر لا يحتاج الى مدد كنهر يسد من فوقه وكما ترى اذا اشتد المطر ووقف لا يزال الماء الواقع على الارض والسطوح جاريا مدة بعده ولا يصح لاحد ان يقول وقف الواقع فورا وقوف المطر وجريان النجس ليطهر لم يحتاج الى مدد من طاهر فليكن محمل القولين وبالله التوفيق ثم اقول هذا اذا كان الماء في فضاء اما اذا كان في جوف كحوض وظرف فلا بد مع ذلك من خروجه عنه لان الماء كان واقفا فيه والماء لا يقف ما صادف منحدرا فدل وقوفه على عدمه فاذا دخله ماء اٰخر فلا يدفعه الى منحدر بل يعليه الى فوق فلا يكون جاريا الى ان يقطع العوائق بامتلاء المحل فيجد متسعا فينحدر فعند ذلك يصير جاريا فمن اجل هذا اشترط فيه مع الدخول الخروج فاذا كان حوض في حوض والماء في الصغير والكبير واقفا فيه لانعدام المنحدر فلا يجري ما لم يخرج من الاعلى لما علمت اما اذا لم يكن الا في الصغير ووراءه مسيل فدخل الطاهر من اعلاه وجعل الماء يخرج منه ويسيل فقد جرى الى ان يصل الى ما يحاذيه من سطح الكبير فيقف لانعدام المنحدر فما يدخل عليه بعد لا يجريه بل يعليه الى ان يملأ او يعلو ثم يفيض ثم اقول هذا كله في الجريان الحقيقي اما ما الحقوا به كحوض صغير للحمام او للوضوء يدخل فيه الماء من الانابيب والميازيب ويخرج بالغرف المتدارك والبئر ينبع فيها الماء من تحت ويخرج بالاستقاء المتوالى او بفتح منفذ فيهما ان امكن كما مر عن الهندية عن الظهيرية وعن المنحة عن الخير الرملي وفي البحر عن البدائع عن الامام الحسن بن زياد عند تكرار النزح ينبع الماء من اسفله ويؤخذ من اعلاه فيكون كالماء الجاري اھ

١١٣٢ وهو عند محمد كما في الحلية عن الامام محمد قال اجتمع رأيي ورأى ابي يوسف على ان ماء البئر في حكم الماء الجاري لانه ينبع من اسفله ويؤخذ من اعلاه فلا يتنجس بوقوع النجاسة فيه اھ ونقله في العناية بلفظ قال محمد الخ ثم رأيت الامام ملك العلماء نقله في البدائع يعني بلفظ الحلية وذكر عامة كحوض الحمام اذا كان يصب الماء فيه من جانب ويغترف من جانب اٰخر انه لا يتنجس بادخال اليد النجسة فيه اھ وكذلك في الفتح الى قوله كحوض الحمام اھ فاكد ذلك ما ذكرته من المحمل

١١٣٣ اقول وعند هذا فهو فرع جيد مقبول ولا وجه لرده كما يعطيه كلام الحلية تبعا للبدائع انه كان القياس في البئر ان لا تتنجس اصلا كما نقل عن محمد او لا تطهر ابدا كما قاله بشر المريسي الا ان اصحابنا تركوا القياسين بالاٰثار هذا الحاصل ما فيهما محلا منه بما ايله على الاطلاق وليس الاولى بنا ان نرد ما جاء عن الائمة مع وجود محمل له صحيح

١١٣٤ فقد تظافرت كلماتهم على قبول هذا المعنى في الحوض الصغير فلم لا يقبل في البئر ولا تخالف الا في هيأة ولا مدخل لها في الحكم فكل صغير سواء كان الماء يدخل فيه من اعلاه وفيهما من اسفلها ولا يختلف به الحكم فقد قال في الفتح لو تنجست بئر فاجرى ماؤها بان حفر لها منفذ فصار الماء يخرج منه حتى خرج بعضه طهرت

لوجود سبب الطهارة وهو جريان الماء وصار كالحوض اذا تنجس فاجرى فيه الماء حتى خرج بعضه ام واغترف منه فی
البحر واقره وفی الدر يكفی نزح ماوجد وان قل وجريان بعضه اھ قال ش بان حفر لها منفذ يخرج منه بعض الماء
كما فی الفتح اھ قدمنا فی الاصل الثالث عن البحر فی مسألة تجريان الحوض الصغير بدخول ماء اٰخر فيه وخروج البعض منه
حال دخوله قال السراج الهندی وكذا البئر اھ ومثله فی البزازية وقدمنا عن الخلاصة فلولا انهم اعتبروا انبعاث الماء من اسفله لم يكن له معنی
فان الجريان دافع لارافع فالنجس لايطهر ابدا مالم يجمع الطاهر هذا وبالجملة يكفی الحكم بالجاری علی هذا المنوال
اعنی اقامة الاخراج مقام الخروج فقد زيد فيه قيد اٰخر وهو توالی الاخراج واستمرار تحركه به حتی لوسكن لم يلتحق
وذلك لان لازم الجريان شيئان تعاقب الاجزاء يزول منه جزء فيخلفه اٰخر وعدم الاستقرار بدوام التحرك فاذا
دخل الماء فی الحوض والبئر من جانب وخرج من اٰخر بالغرف فی الاستقاء وجد الاول واذا استمر ذلك حصل الثانی فتم
الشبه فساغ الالتحاق ولذا اعتبروا تدارك الغرفات بان لايسكن وجه الماء بين الغرفتين اذ الموالاة الحقيقية اذ
بهذا القدر يحصل دوام التحرك المحصل للشبه هذا ما عندی والله سبحٰنه وتعالٰی اعلم اس تقرير سے واضح ہوا کہ ندی کا
پانی جس کا مینڈھا اوپر سے باندھ دیا ہو اور رُکا ہوا برف کہ زمین پر بہ رہا ہو اور مینھ کا پانی کہ بارش تھمنے پر ہنوز رواں ہے اور دو پانیوں کی دھار جو
ہوا میں ملکر اوتر رہی ہو یا زمین پر ایک ہو کر بہ رہی ہو اور انگور کا شیرہ کہ ابھی رواں ہے اگرچہ انکی مدد منقطع ہو گئی ہو جبتک کسی ایسی شے
تک نہ پہنچیں جو آگے مرور کو مانع ہو سب جاری ہیں تو لوٹے کی دھار کہ ابھی ہاتھ تک نہ پہنچی بدرجہ اولٰی اور دخول وخروج دونوں کی شرط
اوس مائع میں ہے جو کسی جوف میں رُکا ہوا ہے اور پانی ایک طرف سے آتا اور دوسری طرف سے جلد جلد کھینچا جاتا کہ جنبش تھمنے نپائے
یہ ملحق بالجاری ہیں ہے، والحمد للہ علٰی توالی الائہ وافضل صلوتہ واکمل تسلیماتہ علٰی افضل انبیائہ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وابنہ واحبائہ والحمد للہ
رب العٰلمین واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم

تجدید النظر بوجہ اٰخر وابانۃ ما ھو احلی وازھر واجلی واظھر

اللھم لك الحمد والیك الصمد ارعبیدك الصواب وقہ التباب فی كل باب یا وھاب وصل وسلم وبارك
علی السید الاواب الذی تحکی نفحۃ من کرمہ الریح المرسلۃ ورشحۃ من فیضہ ھام السحاب وعلی اٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ
خیر حزب واوصحاب اٰمین۔ جماہیر مشاہیر کتب معتمدہ متداولہ مستندہ کی تصریحات واضحہ وتلویحات لائحہ کا یہی مفاد کہ جو پانی یا مائع کسی جوف میں ہو
تازہ آمد کتنی ہی ہو اوسے جاری نہ کریگی جبتک بھر کر نہ اوبلے حوض وغیرہ کے بطن میں پانی کا بہنا اوسکے پانی کے لیے جریان نہیں کتب کثیرہ سے
فروع متکاثرہ وتصریحات متوافرہ اس معنی پر جوابات سابقہ میں گزریں جواب سوم کے بعض احکام اور آخر چہارم کی تقریر اور پنجم کے اکثر مباحث
اسی پر مبنی تھے اور اصل سوم تو خود یہی تھی اور یہی اصل پنجم کی تمہید اور ششم کا حصہ اولین ہفتم کا اول واخیر پھر تفریعات میں جو کچھ اوس پر متفرع ہے

لیکن یہیں ایک قول یہ ہے کہ جریان کے لئے خروج شرط نہیں جو حوض کبیر کہ تہ میں نجاستیں یا نجس پانی تھا مجرد بھر جانے سے پاک ہوجائیگا متنبہ ہیں اگرچہ اس قول کو مصنف
ضعف نقل کیا کہ وقیل لا یصیر نجسا اور حلیہ میں اوسکا ضعف اور مستجل کردیا کہ اسکی کچھ وجہ ظاہر نہیں غنیہ میں اوسکے خلاف پر تصریح تصحیح کی امام ابوالقاسم صفار
و امام فقیہ ابوجعفر و امام فقیہ ابو اللیث و امام صدر شہید و امام ابوبکر اعمش و امام علی سغدی و امام نصیر بن یحیٰی و امام خلف بن ایوب وغیرہم اجلہ اکابر
قدست اسرارہم و رحمنا اللہ تعالٰی بہم فی الدارین کے ارشادات و اختیارات اور ظہیریہ و مبتغی و محیط برہانی و فیروزی و غنیہ کی تصحیحات اوسکے خلاف پر ہیں کتابیں یوں
اور انکے سوا بدائع و فتح القدیر و تبیین و توشیح و بحر و تاتارخانیہ و خانیہ و خلاصہ و ذخیرہ و فتاوٰی اہل سمرقند و غیاثیہ و عالمگیریہ و خزانۃ المفتین و جواہر اخلاطی و شرح ہدیہ
ابن العماد وغیرہا عامہ کتب جلیلہ فروع کثیرہ افروزیں اصلا اوس کی طرف التفات بھی نکیا یہ ہوتا ہے کہ قول مہجور ہو اور جمہور مقبول از منتفی ہو انہوں نے بھی باتباع ائمہ اوسکی طرف میل نکیا
مگر انصافا وہ ساقط محض نہیں بلکہ خود ایک قوت رکھتا ہے متعدد مشائخ اور کثیر یا اکثر فقہائے بخارا و بعض ائمہ بلخ نے اوسی اختیار کیا اور امام یوسف
ترجمانی نے اوسے بلفظ یفتی کہا امام کردری نے وجیز میں اسی کو مقرر رکھا اور یہ آکد الفاظ فتوٰی سے ہے منیہ کی عبارت کہ ابھی مذکور ہوئی اسکے متصل ہے حوض کبیر
وفیہ نجاسات فامتلأ قیل ہو نجس وقیل لیس بنجس وبہ اخذ اکثر مشائخ بخاری رحمہم اللہ تعالٰی ذکرہ فی الذخیرۃ غنیہ میں قول اول کی تعلیل کی
لتنجس الماء شیأ فشیأ اور دوم کی لکونہ کبیرا فصار کما لوکان ممتلئا فوقعت فیہ النجاسات حلیہ میں ذخیرہ کا نص یوں ذکر کیا وفی نظم
الزندویسی اذا کان الحوض کبیرا وفیہ نجاسات فدخل الماء فامتلأ قال اہل بلخ وابو سہل الکبیر البخاری ہو نجس وقال الفقیہ ابوجعفر
البلخی والفقیہ اسمعیل وابن الحسن الزاہد البخاری الکل طاہر وبہ اخذ کثیر من فقہاء بخاری وہکذا افتی عبد الواحد مرارا
وھکذا کان یفتی الفقیہ ابوبکر العیاضی وکان یقول الماء الکثیر فی حکم الماء الجاری انتہی پھر فرمایا ونقل الزاہدی عن
یوسف الترجمانی انہ قال وبہ یفتی بزازیہ میں ہے تنجس الحوض ثم دخل فیہ ماء کثیر وخرج منہ ایضا قیل طہر الحوض وان قل
الخارج وقیل لا حتی یخرج مثل ما فیہ وقیل مثلاہ او ثلثۃ امثالہ وقیل یطہر وان لم یخرج شیئ قال یوسف الترجمانی رحمہ اللہ تعالٰی وبہ یفتی

اقول ۱۱۳۵ ف۲ تفرد بشیئین احدہما ۱۱۳۶ قید الکثیر فی الماء الداخل وہم قاطبۃ ارسلوا وقال شیئ وان قل الداخل اھ کانہ واللہ تعالٰی
اعلم رعایۃ للقول الاخیر انہ یختص بالحوض الکبیر فدل علی کبرہ بدخول الماء الکثیر والاخر زیادۃ مثلیہ وانما یذکرون مثلہ و ثلثا
فالثانی لتثلیث الغسل والاول قیاسا علی البئر فان نزح ما فیہا لہا تطہیر افادہ فی البدائع اما التثنیۃ فلا وجہ لہا ھذا ثم
قال فی الحلیۃ لکن فی الذخیرۃ قبل ہذہ المسألۃ وفی فتاوی اہل سمرقند غدیر کبیر لایکون فیہ ماء فی الصیف ویروث فیہ الناس
والدواب (فذکر ما قدمنا عن الخانیۃ اھ وغیرہا عشرۃ کتب فی الاصل الثامن) قال فعلی قیاس الجواب فی ہذہ المسألۃ یکون الجواب ایضا
فی المسألۃ التی ذکرہا المصنف ان کان الماء الذی یدخل اولا یدخل علی ماء نجس او مکان نجس فہو نجس وان کان
یدخل علی طاہر ویستقر فیہ حتی یصیر عشرا فی عشر ثم یتصل بالنجس فہو طاہر قال فہذا قول ثالث فی المسألۃ المذکورۃ تخریجا
کما یمکن ان یتأتی القولان المذکوران فیہا نصا فی ہذہ المسألۃ التی ذکرناہا عن الذخیرۃ ایضا تخریجا اھ **اقول** ۱۱۳۷

ف۱: اوس دوسرے قول کا بیان کہ جریان حوض کے لئے خروج شرط نہیں

ف۲: تطفل علی البزازیۃ

رحمہ اللہ المحقق لاتثلیث ولا تخریج اما الثانی فظاھر فان المسألۃ المذکورۃ مسألۃ المتن حوض کبیر فیہ نجاسات فامتلأ والتی اوردھا عن الذخیرۃ غدیر کبیر لایکون فیہ ماء فی الصیف ویروث فیہ الناس والدواب ای فرق بینہما الا فی اللفظ فلا قیاس ولا تخریج بل القولان المذکوران فی المتن منصوص علیہما فی مسألۃ الذخیرۃ والتفصیل المذکور فیہا منصوص علیہ فی مسألۃ المتن واما الاول فلانہ لیس لاحد ان یقول الماء وان کثر فی بطن الحوض قبل وصولہ الی النجس یتنجس حین یصل الیہ کیف یتنجس وقد فرض کثیرا ھذا خلاف الاجماع فالتفصیل المذکور فی الذخیرۃ ھو المراد قطعا والقول الاول اما اطلق واذکرہ للعلم بہ کما قلتم ھھنا انہ من المعلوم حیث قلتم فی ھذہ المسألۃ وامثالھا ان الماء طاھر فھو مشروط بکونہ لااثر للنجاسۃ فیہ فترک التقیید فی ذلک للعلم بہ وایاک والذھول عنہ فیذھب بک الوھم الی تخطئتھم فی ذلک وھم منہ برآء فھل یسوغ لاحد ان یجعل التقیید بعدم ظھور الاثر قولا رابعا فی المسألۃ وقد اشرنا الیہ بعد ذکر الضابط الثالث فما ثم الا قولان التفصیل المذکور فی الکتب العشرۃ واطلاق الطھارۃ وباللہ التوفیق

ثم اقول وبہ استعین یہاں دو بحثیں ہیں **بحث اول** ہم اوپر بیان کر آئے کہ جریان آب نہیں مگر فضہ اوسکا آپ سیل طبعی سے رواں ہونا اور قطعاً غیر محدود نیز مقصود ہونا محدود کو بطن حوض میں بھی موجود بانہری یا سیلاب وغیرہ کا پانی کہ اوپر سے بہتا ہوا آیا اور بطن حوض میں داخل ہوا وہ قطعا اب بھی بہ رہا ہے جبتک کنارہ مقابل پر جاکر رک نجائے اولا جاری کی دونوں تعریفیں اسپر ظاہر اوسپر صادق ہیں وہ ایک تنکا کیا ایک گٹھا بہالیجائیگا اور بیشک جبتک اوسکا بہاؤ نہ ٹھہرے بہتا ہی کہا جائیگا اہل عرف میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ سیلاب حوض کے کنارے تک پہنچتے ہی تھم گیا اب اوسمیں روانی نرہی جبتک بھرکر ابال نہ دے یا پہلے کنارے پر تھم جائے تو حوض کو بھرے کون اور اوبلے کیونکر **ثانیاً** نہر جاری میں سیلاب کی دھار آکر گری اب بتائیے کہ وہ نہر جاری نہ رہی جبتک بھر کر اوبل نجائے کہ اعتبار روانی آب کا ہے اور اب روانی آب یہ سیلاب ہی ہے جو نہر میں داخل ہوتے ہی ساکن مان لیا گیا **ثالثاً** مینہ کا پانی کہ چھت پر بہتا پرنالوں سے گرتا صحن خانہ میں رواں ہو قطعا آب جاری ہے اگرچہ ابھی مکان کی نالی سے بھی نہ نکلے مکان کو چھت تک لبریز کرکے دیواروں سے اوبال دے تو قیامت ہی ہے بدائع میں ہے ان کانت الانجاس متفرقۃ علی السطح ولم تکن عند المیزاب فکر عیسی بن ابان (ای تلمیذ محمد رحمہما اللہ تعالی) انہ لایصیر نجسا مالم یتغیر وحکمہ حکم الماء الجاری وقال محمد ان کانت النجاسۃ فی جانب من السطح او جانبین لاینجس الماء ویجوز التوضو بہ وان کانت فی ثلثۃ جوانب ینجس اعتبارا للغالب اھ ہندیہ میں ہے لوکان علی السطح عذرۃ فوقع علیہ المطر فسال المیزاب ان کانت النجاسۃ عند المیزاب وکان الماء کلہ یلاقی العذرۃ او اکثرہ او نصفہ فھو نجس والا فھو طاھر وان کانت العذرۃ علی السطح فی مواضع متفرقۃ ولم تکن علی رأس المیزاب لایکون نجسا وحکمہ حکم الماء الجاری کذا فی السراج الوھاج وفی بعض الفتاوی قال مشایخنا المطر

ف۱: تطفل ۱۳۵ ثالث علی البحر
ف۲: تطفل ۱۳۶ علیھم
ف۳: تطفل ۱۳۷ علیھم
ف۴: مسئلہ بہتا پانی جبتک اوس کی دھار بہے جاری ہے جاری میں گرکر پانی بھی جاری ہے
ف۵: مسئلہ چھت پر کتنی ہی نجاستیں پڑی ہوں پانی برسے اور بہتا پانی جبتک نجاست پر نہ ٹھہرے پاک ہے

مادام یجری طرفہ حکم الجریان حتی لو اصاب العذرات علی السطح ثم اصاب ثوبا لاینجس الا ان یتغیر المطر اذا اصاب السقف وفی السقف نجاسۃ فوکف واصاب الماء ثوبا فالصحیح انہ اذا کان المطر لم ینقطع بعد فما سال من السقف طاہر ھکذا فی المحیط وفی العتابیۃ اذا لم یکن متغیرا کذا فی التاتارخانیۃ واما اذا انقطع المطر وسال من السقف شیئ فما سال فھو نجس کذا فی المحیط وفی النوازل قال مشایخنا المتاخرون ھو المختار کذا فی التتارخانیۃ اھ[۱۱۴۲] **اقول** سال من السقف ای وکف کما قدم اما السائل من المیزاب فجار قطعا وان توقف المطر کما قدمنا بالجملہ آنے والے پانی کے بطن حوض میں جاری ہونے سے انکار ظاہر نہیں ہاں جب حد مقابل تک پہنچے جہاں جاکر رک جائیگا یا تحریک پہنچی تو آگے نہ بڑھیگا بلکہ اوپر چڑھیگا یہ حرکت طبعی نہ ہوگی بلکہ قسری خلاف طبع تو اوس وقت بیشک جریان جاتا رہیگا **بحث دوم** آب نجس کی تطہیر کو آب طاہر سے ملکر اوسکا جاری ہونا درکار نہیں یا آب طاہر جاری کا اوس پر آنا کافی اول نص محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے فی رد المحتار عن جامع الرموز عن التمرتاشی عن محمد للمائع کالملح والدبس وغیرھما طھارتہ باجرائہ مع جنسہ مختلطا بہ[۱۱۴۳] **اقول** ادر اسیکے مؤید ہوا وسے قول ائمہ وسائر الماء الجاری یطھر بعضہ بعضا کے تحت میں لانا فانھما اذا اجریا مختلطین کان بعض الجاری طاہرا وبعضہ نجسا فیطھر الاول الاخر بخلاف ما اذا لم یجر النجس[۱۱۴۴] وقد یمکن ان یستانس للثانی بما قدمنا فی الاصل الرابع عن الحلیۃ عن المحیط الرضوی ان الماء الجاری لما اتصل بہ صار فی الحکم جاریا اھ لکنہ ذکرہ فی اشتراط الخروج من الجانب الاخر وان قیل فالمراد الاتصال فی الجریان معلوم ان الجاری بعضہ لاشک انہ فیہ ویحکم بطہارۃ الکل فلذا قال صار فی الحکم جاریا فافہم

فقیہ[۱۱۴۵] کے نزدیک منشأ اختلاف یہی ہے اون بعض نے جبکہ دیکھا کہ نیا آنے والا پانی بہتا ہوا اس آب نجس سے ملا اسکی طہارت کا حکم دیا پھر اگر نجاست غیر مرئیہ ہے یا مرئیہ تھی اور نکال دی گئی جب تو ظاہر ہے کہ انکے طور پر سب پانی پاک رہنا چاہیے اگرچہ حوض صغیر ہو کہ جاری میں کثیر کی شرط نہیں اور آب جاری جب نجاست غیر مرئیہ پر وارد ہوا اوسے فنا کردیتا ہے کما حققناہ فی الاصل العاشر تو بعد وقوف اگرچہ محل قلیل میں ٹھہر انجاست ہی معدوم ہے ہاں نجاست مرئیہ باقیہ میں ضرور کبر محل درکار کہ وقت توقف بوجہ کثرت عود نجاست نہ ہوسکے اور جمہور نے یہ نظر فرمائی کہ آب داخل اگرچہ جاری ہو مگر آب نجس کو جاری نہ کیا کہ بطن حوض میں تو کا ہوا تھا اور اوسکا رکنا ہی دلیل واضح تھا کہ اوسے آگے بڑھنے کو جگہ نہیں تو آب داخل اوسے آگے نہ بڑھائیگا بلکہ اوپر چڑھائیگا تو اسکا اجرا نہ ہوگا جو اسکی طہارت کو درکار ہے مگر یہ کہ حوض بھر جائے اسوقت تک تو سب ناپاک ہے اب جو ابلیگا پاک ہوجائیگا کہ اب آگے بڑھتے اور منحدر ہیں اوترنے کو جگہ وسیع ہے اگر کہیے مانا کہ بطن حوض میں آب نجس کا اجرا نہ ہوگا مگر غسل یعنی دھونا تو ہو جائیگا کہ آب جاری بہتا ہوا آکر اوسکے تمام اجزا پر چھا گیا **اقول اولا**[۱۱۴۶] پانی کو دھونا شرع سے معہود نہیں مگر وہی طاہر سے ملاکر اوسکا اجرا **وثانیا**[۱۱۴۷] غسل ہوگا تو فقط سطح بالا آب نجس کا اور وہ کوئی شے نہیں کہ ضرورۃ غسل سطح قائم مقام غسل کل ہو وھذہ[۱۱۴۸] فائدۃ استنبطھا الفقیر

مما فی فتح القدیر فی بیان مذھب الصاحبین ان کانت الانفحۃ جامدۃ تطھر بالغسل اما اذا اخذت من بطن جدی میت لتنجسہا عندھما بوعائھا المتنجس بالموت وتستطھر فی مواھب الرحمٰن وذکر طہارتھا جامدۃ بالغسل کالفتح وعند الامام طاھرۃ لانہ لااثر للتنجس شرعا مادامت فی الباطن النجاسۃ فضلا عن غیرھا اھ وھو الذی حرر ان الانفحۃ اللبن فی بطن الجدی الراضع ثالثا علی التسلیم غسل کے لیے تثلیث درکار ہوتی یا ذہاب نجاست بغلبہ ظن۔ بہرحال آب غاسل کا مغسول پر سے زوال ضرور کہ جبتک جدا نہ ہو مغسول سے زوال نجاست نہ ہوا تو حکم طہارت نہ ہوا۔ یوں بھی خروج لازم ہو گیا ظاہرا ان وجوہ سے جمہور نے حکم نجاست دیا ۱۱۵۱ **اقول** مگر جس طرح قول دوم پر بحث دوم وارد ہوئی یونہی قول اول پر بحث اول وارد ہوگی ان کا بہنے بطن حوض میں سیلان آب کو جریان ہی نہ ٹھہرانا شرط خروج کی تصریحات وتصحیحات کہ جواب دوم میں غنیہ وظہیریہ اور جواب پنجم اصل دوم میں ملک العلما وفقیہ ہندوانی و فقیہ سمرقندی اور اصل سوم میں تبیین وفتح وبحر ومحیط وتوشیح امام حسام شہید وتاتارخانیہ وظہیریہ وہندیہ اور اصل چہارم میں منتقی ومحیط رضوی وحلیہ وخلاصہ وردالمحتار وعبارت ظہیریہ وامام ابوبکر اعمش وغیرہ اور اصل ششم میں شرح ہدیہ ومنیہ سے گزریں ان کی تو یہ توجیہ واضح ہے کہ جو نجس پانی حوض میں تھا اوسکے جریان نے تطہیر کے لیے خروج ضرور ہے تازہ پانی کہ اوپر سے آیا انسے اوسکے جریان کی نفی نہیں ہوتی مگر اون نصوص کثیرہ کا کیا جواب جو صراحۃ اس آب داخل ہی کے جریان کا ابطال کرتے ہیں اگرچہ بطن حوض میں کتنی ہی دور حرکت کرتا جائے مثلا ۱۱۵۲ **اولا** وہ تصریحیں کہ پانی اگر بطن حوض میں دہ دردہ ہونے سے پہلے نجاست سے ملیگا جتنا آتا جائیگا ناپاک ہوتا جائیگا جیسا کہ جواب چہارم میں امام صفار سے گزرا امام ملک العلما نے اوسے مقرر رکھا اصل ہشتم میں فتاوی امام قاضی خان وجواہر اخلاطی سے اور ایسا ہی تلقین وملتقط وذخیرہ میں ہے بلکہ اوس پر تفریع ہے غنیہ میں اوسکے معنے ہیں اگر جاری مانا جاتا دہ دردہ ہونا کیا شرط ہوتا کہ جاری کتنا ہی قلیل ہو ناپاک نہیں ہو سکتا جبتک نجاست سے اوسکا کوئی وصف نہ بدلے لوٹے کی دھار کا مسئلہ اصل ۹ میں گزرا ۱۱۵۳ **ثانیا** یہ تقلیل وشرطیہ بھی ہوتی تو اس مسئلہ دوارہ کا نفس حکم کہ کتب معتمدہ جماہیر مشاہیر میں دائر وسائر ہے خود اوسی جاری نہ ماننے پر برہان ظاہر ہے جواب چہارم میں منیہ وبدائع وصفار وحلیہ اور پنجم میں حلیہ وغنیہ اور اوسکی اصل ششم میں خانیہ وخزانۃ المفتین ومحیط وحلیہ وخلاصہ وفتح ونسفی وسمرقند وبحر وہندیہ وغیاثیہ وذخیرہ وغیرہا اکثر قاضی خان وجواہر الاخلاطی سے تصریحیں اور تصحیحیں گزریں کہ حوض کتنا ہی کبیر ہو جب اوس میں قلیل پانی ناپاک تھا پھر پانی آیا اور لبالب ہو گیا ناپاک ہی رہا۔ ۱۱۵۴ بھلا جبتک حد قلت میں تھا یہ کہہ سکتے تھے کہ آنے والا پانی اگرچہ اپنے داخل ہونے سے دوسری جانب پہنچنے تک جاری تھا مگر یہاں جاکر تو رک گیا اور یہ قلیل اور نجاست یا آب نجس سے متصل تو اب ناپاک ہو جائیگا اسی طرح جو پانی آتا جائیگا حد قلت تک یہی حکم پائیگا وہم انما قالوا کل ما دخل صار نجسا لا کلما دخل تنجس مگر حوض تو کبیر ہے جب حد قلت سے آگے بڑھیگا کیا کہا جائیگا آیا بہتا ہوا اور ٹھہر کر کثیر ہو کر تو کسی وقت قابل قبول نجاست نہ ہوا پھر یہ حکم کیوں ہے کہ لبالب بھرنے پر بھی سب ناپاک بلکہ لازم تھا کہ یا تو حصۂ بالا کو جہاں سے حد کثرت ہی (اور ممکن ہے کہ حوض کبیر کا معظم حصہ یہی ہو) پاک کہیں اور حد قلت سے نیچے تک

ناپاک یا نظر بآں کہ حصہ زیریں ممتاز صورت نہ رکھنے کے باعث بالا کا تابع ہے سب پاک۔ **اقول** اور ظاہر یہی قبیح تھا آخر نہ دیکھا کہ حوض کتنا ہی عمیق ہو بلکہ گہری سے گہرا کنواں اگر لبالب بھر کر ابل جائے اوپر سے نیچے تک سب پاک ہو گیا کہ آب جاری ہے حالانکہ یقیناً حرکت جریانی صرف اوپر کے قلیل حصہ کو پہنچی آئندہ آنے والا پانی جہاں تک کے پانی کو دبا کر ساتھ بہا کر لے لے اور بالیقین اتنی ہی میں جریان واقع ہوگا نیچے گز دو گز تک کے پانی کو خبر بھی نہ ہوگی اور ٹھہرا سب پاک۔ اور اسی لئے کہ صورت واحدہ و شیئ واحد ہی میں آب کثیر کی صورت واحدہ رکھتا اور اوپر قلیل حصہ کثیر اور نیچے سب قلیل ہے اور نجاست اس میں پڑی کہ تہ تک پہنچی سب پاک رہیگا کہ آب کی کثرت و طہارت تہ تک عمل کرے گی۔ کذا ہنا **فان قلت** فی الجواب عنہما ان العبرۃ فی الکثرۃ والقلۃ لاوان الوقوع وھذا کان قلیلا عندہ والمستشہد بہ کثیرا فافترقا اما الجریان فمعتبر بنفسہ لا لحاظ فیہ لکثرۃ او قلۃ وقت الوقوع فاذا جری جمیعہ وھو شیئ واحد فقد جری کلہ فلا یقاس علیہ طہارۃ الاعلی لاستقرارہ علی الکثرۃ فانہا غیر الجریان **اقول اولا** اذا حکمنا بطہارۃ الکل لاجل الجریان انقطع حکم وقت الوقوع فاذا وقف فکانما الآن وقع وھو حینئذ کثیر اذ العبرۃ للوجہ وما تحتہ تبعہ فما وقع الا فی الکثیر والفصل الآن بین الاعلی والاسفل بالکثرۃ والقلۃ خروج عن حکم الوحدۃ وعلی ھذا یلزم تنجس الاسفل المستشہد بہ ایضا لان الفصل لما ... لم یصل الیہ الحین قلتہ ھفوۃ **ثانیا** لئن سلم فھذا مضر سیجیئ نافعا فالماء الداخل حیث کان جاریا حتی الوصول الی المنتہی والصورۃ واحدۃ فقد جری الکل فانتفت النجاسۃ رأسا ان کانت غیر مرئیۃ وکذا المرئیۃ وقد اخرجت فلا معنی لعودھا حین استقرارہ ولو علی القلۃ وانتقلت الی الاعلی الکثیر لو باقیۃ طافیۃ فلم یتنجس اذا استقر کثیرا وقد طہر ما تحتہ بالجریان فلا یبقی الا ما اذا کانت مرئیۃ باقیۃ فی الراسب وکلامہم مطلق عنہا وللصور قاطبۃ **ثالثا** جواب چہارم میں عبارت فتح القدیر دربارہ حوض صغیر کہ بھر کر بھی ناپاک رہیگا اسی عدم تسلیم جریان پر دال ورنہ نجاست غیر مرئیہ یا مرئیہ کہ نکال دی ضرور زائل ہو جاتی **رابعا** تنبیہ جلیل میں منیہ و محیط و حلیہ و خانیہ و ہندیہ و ذخیرہ کی عبارات ائمہ اجلہ علی سغدی و نصیر بن یحیی و خلف بن ایوب رحمہم اللہ تعالی کے ارشادات کہ ایک حوض سے دوسرے میں انتقال آب جریان ہے کو اونمیں کچھ مسافت ہونا ضرور ورنہ اسمیں سے نکلکر اوسکے جوف میں جاتے ہوئے اوسمیں وضو کیا جائے تو وضو نہ ہوگا اگر بطن میں حرکت کو جریان مانتے تو جسوقت پانی اول سے دوم میں گیا اوسے یہاں پہنچنے تک رہا ہو اوسمیں وضو ضرور آب جاری میں وضو ہوتا بیچ میں فاصلہ فقسہ کی ضرورت نہ ہوتی کما اشرنا الیہ ثمہ ان ۷ عبارتوں سے روشن کہ جمہور اس سیلان کو خود اوس آب داخل کا بھی جریان نہیں مانتے اور یہ اونہیں وجوہ سے کہ بحث اول میں گزریں اشکال سے خالی نہیں اگر کہیے آب راکد کے کثیر ناقابل نجاست ہونے کے لئے صرف مساحت سطح آب یا طول و عرض دہ در دہ کافی نہیں بلکہ اتنا عمق بھی درکار ہے کہ اوسمیں سے پانی ہاتھ سے لیں تو

زمین کھل نجائے یہی صحیح ہے ہدایہ وغیرہا کتب کثیرہ میں اسی پر فتوی ہے ظہیریہ۞ خلاصہ۞ درایہ۞ جوہرہ وغیرہا
ولہذا فتاوی امام اجل قاضی خان پھر ہندیہ وغنیہ میں فرمایا واللفظ لھا ان علا الماء من ثقب الجمد وانبسط علی وجہ الجمد
وکان عشرا فی عشر فانکان بحیث لو غرف منہ لاینحسر ما تحتہ من الجمد لم یفسد بوقوع المفسد وان کان ینحسر او کان
دون عشر فی عشر یفسد ب۞ تحفۃ الفقہاء و بدائع میں امام فقیہ ابو جعفر ہندوانی اور تبیین الحقائق میں در بارۂ آب جاری
امام ابو یوسف سے اور عبد الحلیم علی الدرر و جامع الرموز میں تصریح کی کہ دونوں ہاتھوں سے پانی لینا مراد ہے یعنی لپ بھر کر لینے میں
نہ کھلے اور قہستانی سے مفہوم کہ اوسکا اندازہ پانچ انگل دل ہے حیث قال (ای کان) وجہ الماء عشرا فی عشر لا ینحسر
الارض بالغرفۃ ای برفع الماء بالکفین وھذا قول بعض المشایخ فی تقدیر العمق وعلیہ الفتوی کما فی الخلاصۃ وھو علی
ما اختلف من المقادیر فی العمق الذی ھو خمس اصابع تقریبا الخ اقول[1163] وھو تقریب قریب یشہد لہ بالتجربۃ
تو آب کثیر ہونے کو یہ چاہیے کہ سو ہاتھ مساحت میں تقریبا پانچ انگل دل کا پانی پھیلا ہوا ہو کہیں اس سے کم دل نہو تالاب یا حوض
کہ بارش کے بہاؤ یا چرخ وغیرہ سے بھرتے ہیں انکی دھار کبھی اتنی نہیں ہوتی کہ تالاب یا حوض میں گر کر تمام سطح مطلوب پر اوس
کنارے تک معًا پانچ انگل پانی چڑھا دے پانی بالطبع طالب مرکز ہے اوسکے اجزاے بالا اسیوقت تک رہ سکتے ہیں کہ اوپر کے اجزاء ملنے کی
جگہ نپائیں جب محل پائینگے فورًا اوترکر پھیل جائینگے پرنالے سے جتنے دل کی دھار اوتر رہی ہے زمین پر گر کر ہرگز اوتنے دل پر نہ رہیگی معًا پھیلے
یہی سبب ہے کہ مثلاً حوض میں ایک پورے کنارے سے پانی جس حجم کا اوترتا ہے باآنکہ برابر جاری ہو حوض کے سارے عرض میں معًا سارے
تو چاہیے تھا کہ یہی حجم آخر تک محفوظ رہتا اور دوسرے کنارے پر معًا اوتنے دل کا پانی ہو جاتا مگر ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کنارے پر بتدریج چڑھتا
اور اوپر گویا کہ دوسرے کنارے پر پہنچکر یہ جریان ٹھہر جاتا ہے تو مساحت کی کثرت کیا نفع دیگی جبکہ معًا پانچ انگل دل نہو بتدریج ہوا
تو ہر وقت آب قلیل ہے اوتنا ناپاک ہوگیا اور آیا وہ بھی یونہیں کم تھا یونہیں ناپاک ہوا یہانتک کہ حوض کبیر بھر گیا اور ناپاک ہی رہا ہاں عظیم
سیلابوں میں اتنے اور اس سے زیادہ حجم کا پانی اوس کنارے پر معًا چڑھتا ہے مگر وہ دم کے دم میں تالاب کو بھر کر اوبال دینگے تو یہ صورت
نزاع میں رہیگا ہی نہیں اور بالفرض اگر کبھی ایسی صورت ہو کہ اوتنے عظیم بہاؤ کا پانی آئے اور کنارے ہی پر رک رہے تو یہ بغایت نادر ہے
اور احکام فقہیہ میں نادر کا لحاظ نہیں ہوتا یہی اوس حکم اثر سائر کا منشا اور یہی اوس تعلیل کا مفاد کہ کل ما دخل صار نجسا
یہ ہے وہ غایت عذر کہ تالاب میں باہر سے آنے والے پانی کو جاری مان کر بھی بحال نجاست مرئیہ باقیہ تمام تالاب کو ناپاک ٹھہرائے
کتنا ہی کبیر ہو اگرچہ مسئلہ حوضین و مسئلہ نجاست غیر مرئیہ یا مرئیہ منخرجہ کا اب بھی جواب نہوا اقول[1164] مگر اس تقریر پر وہ صورت
وارد ہے کہ اگر پانی تالاب میں داخل ہوکر پہلے دہ دردہ ہو لیا پھر نجاست سے ملا تو ناپاک نہوگا کہ وہ دردہ بھی پانچ انگل دل
بھی تو درکار۔ اگر[1165] کہیے ملنے سے پہلے اوس پوری مساحت میں اوتنا دل پیدا ہونا بعید نہیں کہ پھیلنا تو بہتے میں ہوتا ہے

اور ممکن کہ ملنے سے پہلے کہین ٹھہر کر دل پیدا کرلے پھر ملے یہی بسر ہے کہ صورت مذکورہ خانیہ مین ان لفظون سے ارشاد ہوئی اجتمع الماء فی مکان طاھر وھو عشر فی عشر خلاصہ مین انکان الماء الذی یدخل فی الغدیر یستقر فی مکان طاھر حتی صار عشرا فی عشر فتح القدیر و بحر الرائق مین انکان یدخل فی مکان طاھر واستقر فیہ حتی صار عشرا فی عشر ذخیرہ و حلیہ مین انکان الماء الذی یدخل الغدیر اولا یستقر فی مکان طاھر حتی یصیر عشرا فی عشر ورنہ صرف دہ در دہ ہونے کے لیے کسی مکان مین ٹھہر کر جمع ہو لینا کیون درکار ہوتا **اقول**[1166] اس وقت کا دل کیا فائدہ دیگا جبکہ اوس سے آگے بڑھکر نجاستون سے ملنا ہی۔ بڑھیگا پھر اوسی بہنے پھیلنے سے جو اوس مین وہ حجم نہ رہنے دینگے **اگر کہیے**[1167] اتصال نجاست یون بھی ممکن کہ آب نجس بڑھکر اس سے ملے **اقول**[1168] یہ تصویر مفروض کے خلاف ہی اور خانیہ مین الفاظ مذکورہ کے بعد تصریح ہی ثم تعدی الی موضع النجاسۃ بقیہ کتب مذکورہ مین ہی ثم انتھی الی النجاسۃ بالجملہ کلمات جمہور پر کسطح اوس آنے والے پانی کا بھی بطن حوض مین جریان درست نہین آتا **وانا اقول**[1169] وباللہ التوفیق تحقیق یہی ہی کہ وہ جاری نہین ورنہ اگر مثلاً نصف لوٹے مین ناپاک پانی ہوجسمین نجاست غیر مرئیہ ہو یا مرئیہ تھی اور نکال دی اوسکے بعد لوٹا بھر دیا اور کنارون سے کچھ نہ نکلا بلکہ بھرا بھی نہین کچھ پانی ڈالدیا جو اوسکے ایک کنارے سے دوسرے تک بہ گیا تو چاہیے کہ سب پانی اور لوٹا پاک ہوجائے کہ جریان ہو گیا اور وہ نجاست غیر مرئیہ کو فنا کرتا ہی اور اوسمین کوئی مساحت شرط نہین اور بعد فنا ے نجاست قلت پر استقرار کیا مضر حالانکہ اسکا کوئی قائل نہین یہ مشائخ کہ خروج اصلا شرط نہین کرتے انکا کلام بھی حوض کبیر مین ہی و لہذا منیہ و ذخیرہ و نظم زندویسی مین فرمایا اذا کان الحوض کبیرا بزازیہ مین بظاہر حوض کو صفت کثرت سے مطلق رکھکر فرمایا ثم دخل ماء کثیر غنیہ مین اونکے حکم کی تعلیل یون فرمائی (قیل لیس بنجس) لکونہ کبیرا الخ کما تقدم کل ذلک تو یہ اعتراض بھی اسی قول دوم پر ہوتا مگر یہ کہ اونکا کلام مرئیہ یا قبہ سے مخصوص کیا جائے اب ہی وجوہ ثلثہ مذکورۂ بحث اول **اقول**[1170] وہ اس سے کہ ہمین جو ظرف حبس و حفظ آب کے لیے ہو اوسمین پانی کی حرکت عرفاً جریان نہین کہلاتی مشک کی تہ مین کٹورا بھر پانی ہو اوسے دہانہ باندھکر زیر و بالا کیجیے کہ پانی ادھر سے اودھر اور ادھر سے اودھر جائے اسے کوئی جاری ہونا نہ کہیگا جب دہانے سے نکلکر بہیگا اب کہینگے کہ پانی بہا یہان سے تینون وجوہ کا جواب ہو گیا کہ بطن ظرف مین متحرک کو عرفاً جاری نہین کہتے اور مکان اور اوسکی دیوارین کوئی ظرف آب نہین اور نہر ظرف ہی مگر نہ ظرف حبس بلکہ محل جریان بخلاف تالاب اور حوض کے اگرچہ کبیر ہو تو بحمد اللہ تعالی قول جمہور ہی پر عرش تحقیق مستقر ہوا اور کیون نہ ہو کہ العمل علی قول الاکثر و ید اللہ علی الجماعۃ ھذا کلہ ما فاض علی قلب الفقیر من فیض اللطیف الخبیر مع تشتت البال و تراکم البلبال و ھجوم الحساد بانواع الافساد واللہ المستعان و علیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔

سے عزت العادون جاروا، ورجوت الله مجيرا، وكفى بالله وليا، وكفى بالله نصيرا، ومما
قلت فیہ صلی الله تعالٰی علیہ وسلم مستجیرا بذیلہ الاکرم ؎ رسول الله انت المستجار،
فلا اخشى الاعادى كيف جاروا، بفضل العزيز انا عن قريب، تمزق كيدهم والقوم باروا، **وقلت**
سے رسول الله انت بعثت فينا، كريما رحمة حصنا حصينا، تخوفنى العدى كيدا متينا، اجرنى يا
امان الخائفينا، ومما **قلت** قديما في سبع الاربعة العشر ثلثمائة فرأيت الاجابة فوق العادة، وفوق
المطلب والارادة، سريعا في الساعة ولله الحمد ابدا، وارجو مثله سرمدا

الحمد للمتوحد ⁂ بجلاله المتفرد ⁂ وصلاته دوما على ⁂ خير الانام محمد
والأل والاصحاب هم ⁂ مأوای عند شدائدی ⁂ فالى العظيم توسلی ⁂ بكتابه وبأحمد
وبمن اتى بكلامه ⁂ وبمن هدى وبمن هدی ⁂ وبطيبة وبمن حوت ⁂ وبمنبر وبمسجد
وبكل من وجد الرضا ⁂ من عند ربه الاجد ⁂ اولهم قد هجم العداى ⁂ من كل شاء وابعد
فی خیلهم ورجالهم ⁂ مع كل عاد معتد ⁂ هاوين زله مثبت ⁂ باغين ذله مهتد
لكن عبد كامن ⁂ اذ من دعاك يؤيد ⁂ لا اختشى من بأسهم ⁂ يد ناصرى اقوى يد
اولهم فادفع شرهم ⁂ وقنى مكيدة كائد ⁂ وادم صلاتك والسلام ⁂ على الحبيب الاجود
والأل امطار الندا ⁂ والصحب سحب عوائد ⁂ ما غردت ورقاء على ⁂ بان بخير مغرد
⁂ واجعل بها احمد رضا ⁂ عبد المجرد السید ⁂

والله تعالى تبارك وصلى وسلم وبارك على المولى الكريم المبارك، واله وصحبه، وابنه وحزبه،
صلاة تحل العقد، ويحل المدد، وتقينا شر حاسد اذا حسد، ومكر حاقد اذا حقد، وضر عاند
اذا عند، بحرمة قل هو الله احد ○ الله الصمد ○ لم يلد ولم يولد ○ ولم يكن له كفوا احد ○
والحمد لله رب العلمين الى الابد، والله سبحنه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم

مسئلہ ۵۴ رجب المرجب ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آب کثیر کے لیے جو مثل جاری نجاست قبول نہ کرے کتنا عمق درکار ہے
اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہاتھ سے پانی لینے میں زمین نہ کھلے اس سے چلو مراد ہے یا لپ بینوا توجروا